"رسالتِ محمدیؐ کا نقطۂ آغاز انذارِ آخرت اور منتہائے مقصود غلبہ دین ہے"

- آخرت پر حقیقی یقین کا فقدان ہی ملت اسلامیہ کا سب سے بڑا مسئلہ ہے
- باطنی انقلاب ہی درحقیقت عالمی انقلاب کا پیش خیمہ ہوتا ہے
- پاکستان اور بھارت کے درمیان موجودہ کشیدگی کی فضا میں چین کو اس معاملے میں شریک کرنا معقول طرزِ عمل ہے
- ناموسِ صحابہؓ سے متعلق متحدہ علماء بورڈ کی سفارشات میں مسئلہ تکفیر پر قانون سازی کی تجویز بھی شامل کی جانی چاہئے

مسجد دارالسلام باغِ جناح' لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے ۱۱/ جون ۹۹ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

(مرتب : نعیم اختر عدنان)

حمد وثنا' تلاوتِ آیات اور ادعیۂ ماثورہ کے بعد فرمایا :

ماہ ربیع الاول کی آمد آمد ہے' ہمارے ہاں اس مہینہ میں بالعموم سیرت النبیؐ کے موضوع پر خطبے اور کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں۔ جبکہ سیرت النبیؐ کے موضوع پر میں سمجھتا ہوں کہ میرے پاس جو کچھ ہے ' وہ میں اپنے خطابات اور گفتگوؤں کے ذریعے بیان کرچکا ہوں۔ سردست آج کی نشست میں "کارِ رسالت کا نقطۂ آغاز اور اس کا منتہائے مقصود کیا ہے" کے موضوع پر اظہار خیال کرنا چاہتا ہوں۔ اس ضمن میں سورۂ مدثر کی ابتدائی آیات بڑی اہم ہیں۔ اگرچہ آنحضورؐ کی نبوت کا ظہور سورۂ علق کی ابتدائی پانچ آیات سے ہوا۔ لیکن اسے حضورؐ کے لئے نبوت کا آغاز کہنا درست نہیں ہے اس لئے کہ نبی تو درحقیقت پیدائش ہی کے وقت سے نبی ہوتا ہے۔ آپؐ کا اِرشاد گرامی ہے کہ میں تو اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدمؑ ابھی پانی اور مٹی کے درمیانی کیفیت میں تھے۔ گویا آپؐ کی نبوت کا اعلان تو غارِ حرا کی اوّلین وحی سے ہوا جبکہ آپؐ کی رسالت کا آغاز سورۂ مدثر کی ابتدائی آیات سے ہوا۔

کارِ رسالت کے آغاز پر آپؐ کو کون سے خصوصی احکامات ملے' اس حوالے سے سورۂ مزمل اور سورۂ مدثر نامی دو سورتوں پر مشتمل حسین و جمیل جوڑا نہایت اہم ہے۔ ان دونوں سورتوں کا آغاز ﴿ يَاأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴾ اور ﴿ يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴾ کے الفاظ سے ہوتا ہے۔ ان دونوں تراکیب کا ایک خاص معنوی پس منظر ہے۔ آغاز وحی یا ظہور نبوت سے کچھ عرصہ قبل آنحضور ﷺ پر ایسی کیفیت طاری ہو گئی تھی کہ آپؐ غور و فکر' سوچ و بچار' تفکر و اعتبار میں مشغول تھے۔ چنانچہ بخاری شریف میں "بدء الوحی" کے موضوع پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب آپؐ کی عمر شریف چالیس سال کے قریب ہوئی تو آپؐ کو خلوت گزینی محبوب ہوگئی۔ اس غور و فکر اور سوچ و بچار کا نقطہ عروج یہ تھا کہ آپؐ مسلسل کئی کئی دن تک غارِ حرا میں تشریف لے جاتے۔ اہل عرب کا یہ عام معمول تھا کہ وہ غور و فکر کے لئے خود کو (شامیانے کی طرز پر) کسی بڑی چادر میں محصور کر لیتے تھے تاکہ انسان خارج کی دنیا سے منقطع ہو جائے۔ چنانچہ یہی کیفیت خود حضورؐ پر اس وقت طاری تھی جس کا تذکرہ سورۂ مزمل اور سورۂ مدثر کی ابتدائی آیات میں کیا گیا ہے۔ ﴿ يَاأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴾ اے کمبل میں لپٹنے والے' ﴿ يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴾ اے لحاف میں لپٹنے والے۔

پہلی وحی کے نزول کے بعد آپؐ کے غور و فکر اور سوچ و بچار میں دو چیزوں کا اضافہ ہوگیا تھا' ایک یہ کہ پہلی مرتبہ رسولِ بشر کی ملاقات رسولِ ملک سے ہو رہی تھی کہ آنحضور ﷺ "بشر" تھے اور حضرت جبرائیل "ملک" تھے۔ جب پہلی مرتبہ آپ کو فرشتے کے ذریعے وحی سے سابقہ پیش آیا تو اس سے آپؐ کی شخصیت پر ایک خاص قسم کی ہیجانی کیفیت طاری ہوئی۔ دوسرے آپؐ کو ایک نئی اور کٹھن ذمہ داری کے بوجھ کا بھی احساس و ادراک ہو رہا تھا۔ وحی کے ابتدائی تجربہ کے بعد آنحضور ﷺ نے اپنی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ مجھے تو اپنی جان کا اندیشہ محسوس ہوتا ہے۔ اس پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ کو تسلی و تشفی دیتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ آپؐ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا کہ آپؐ غریبوں کی دیکھ بھال' یتیموں کی مدد اور بیواؤں کی خبر گیری' اور مہمانوں کی خاطر مدارات کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپؐ کو اپنے ایک عزیز ورقہ بن نوفل کے پاس لے کر گئیں۔ جو تورات اور انجیل کے بہت بڑے عالم تھے۔ ان کے سامنے جب آنحضور ﷺ نے اپنا تجربہ بیان کیا تو حضرت ورقہ بن نوفل نے فرمایا کی یہ وہی ناموس ہے جو حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام پر نازل ہوا تھا گویا آپؐ کو وحی نبوت سے سرفراز فرما دیا گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ کاش میں اس وقت تک زندہ رہوں جب تمہاری قوم تمہیں اس شہر مکہ سے نکال دے گی۔ ورقہ کے اس جواب پر آنحضور ﷺ نے حیران ہو کر فرمایا کہ "کیا میری قوم مجھے نکال دے گی؟" (کیونکہ اہل مکہ تو مجھ سے بے انتہا محبت کرتے ہیں' مجھے الصادق اور الامین کے لقب سے پکارتے ہیں' میں تو گویا ان کی آنکھوں کا تارا ہوں' کیا یہ لوگ مجھے مکہ سے نکال دیں گے) اس پر انہوں نے فرمایا ہاں' نبوت و رسالت کا منصب جس کسی کو بھی ملا' پوری قوم اس شخص کی دشمن بن گئی۔

جہاں تک آپؐ کے غور و فکر کا تعلق ہے تو اس حوالے سے آپؐ اس کائنات کی حقیقت و ماہیت پر سوچتے تھے۔ دوسرے یہ کہ دنیا میں یہ ظلم و ستم کیوں ہوتا ہے؟ سورۂ علق کی ابتدائی پانچ آیات کے بعد تین آیات میں اسی سوال کا جواب مذکور ہے کہ "انسان زیادتی اور سرکشی پر آمادہ ہو ہی جاتا ہے جب وہ دیکھتا ہے اپنے آپ کو مستغنی (کہ اسے کوئی پکڑنے والا نہیں ہے' اس کا فوری محاسبہ نہیں ہو رہا) مگر انسان کو بالآخر اپنے رب کے پاس واپس لوٹ کر اپنے اعمال کی جواب دہی کرنا ہوگی" نیز یہ کہ آپ پر کارِ رسالت کی ذمہ داری کا بوجھ بھی آن پڑا تھا' ان حالات و واقعات کے پس منظر میں قرآنی وحی آئی ﴿ يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَأَنذِرْ ○ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴾ یعنی غور و فکر اور تشویش و پریشانی' سوچ و بچار اور گوشہ نشینی کا دور اب ختم ہوا چاہتا ہے۔ اب آپؐ کو اللہ کی کبریائی کا چہار دانگ عالم میں ڈنکا بجانے کی جدوجہد کے آغاز کرنا ہے تاکہ ظلم کا دور ختم ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ سورۂ مزمل میں اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب کے لئے آپؐ کو رات کے وقت "قیام اللیل"

کا حکم بھی دیا.... لیکن غور کرنے کی بات یہ ہے کہ کارِ رسالت کا نقطۂ آغاز یہاں ﴿ قُمْ فَأَنذِرْ ﴾ یعنی انذار آخرت کو قرار دیا گیا ہے۔ دراصل نوعِ انسانی کو آخرت کی ابدی زندگی کے محاسبہ اور عذاب جہنم سے خبردار کرنا آپؐ کی نبوت کا نقطۂ آغاز تھا کہ انسانوں کو بتایا جائے کہ انہیں مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جائے گا اور انہیں اپنے ہر عمل کا حساب دینا پڑے گا' آخرت کی زندگی ہمیشہ کی زندگی ہو گی اور یہ کہ آخرت کے مقابلے میں یہ دنیا "متاع الغرور" کی حیثیت رکھتی ہے' یہ محض دھوکے کی ٹٹی ہے۔ چنانچہ ایک بندۂ مومن کو "بازار سے گزرا ہوں خریدار نہیں ہوں" کی شان کا حامل ہونا چاہئے۔ دنیا میں تو رہے مگر دنیا سے بالاتر ہو کر رہے' دنیا کا پرستار اور طالب نہ بنے۔ بقول اقبال ؎

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق

تاہم زندگی کو اس دنیا میں گزارنا ہے اور یہاں سے راہ فرار کی اجازت بھی نہیں ہے' اسی لئے خودکشی کو حرام موت قرار دیا گیا ہے کہ انسان کو بہرحال دار الامتحان سے گزرنا ہے۔ اس وقت ہمارے ملک میں بھی خودکشی کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ لوگوں کے سامنے بالعموم اس معاملے کا صرف ایک ہی پہلو ہے کہ ان کے معاشی حالات درست نہیں جس سے ان کی زندگی اجیرن بن چکی ہے۔ اگرچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ موجودہ حالات عوام الناس کی عظیم اکثریت کے لئے ناقابل برداشت ہو چکے ہیں' جس کی وجہ سے خودکشی کے واقعات رونما ہو رہے ہیں' لیکن اس کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ آخرت سے اس قدر غفلت اور پہلوتہی ہو چکی ہے انسان حرام موت کو گلے لگا رہا ہے۔ حالانکہ یہ معاملہ تو خود ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم خریدنے کے مترادف ہے' لہٰذا حالات کے کیسے ہی ناموافق کیوں نہ ہوں' انسان کو کسی بھی حال میں مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہئے!

جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ کارِ رسالت کا نقطۂ آغاز انذار آخرت اور منتہائے مقصود ﴿ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ کی حاکمیت پر مبنی نظام عدل اجتماعی کا قیام ہے۔ تکبیر رب کا لفظی مفہوم ہو گا اللہ کو بڑا کیا جائے۔ اگرچہ فی الحقیقت اللہ بڑا ہے' مگر اس کی بڑائی کو دنیا میں تسلیم نہیں کیا جا رہا اور دنیا میں اس کے احکامات کو نافذ نہیں کیا جا رہا۔ اللہ کی حاکمیت نہ پارلیمنٹ تسلیم کرتی ہے اور نہ عدلیہ اسے مانتی ہے۔ نہ مارکیٹ میں اللہ کے قانون نافذ العمل ہیں' ہمارا پورا معاشی نظام تو سود پر استوار ہے ہی اب اس میں جوئے کی خباثت کا بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ راتوں رات کروڑپتی کے بعد اب ہر روز "مالامال" جیسی خوشنما سکیمیں منظرعام پر لائی جا رہی ہیں۔ اس صورتحال میں اللہ کے احکامات کہاں نافذ العمل ہوں گے؟

جہاں تک آنحضور ﷺ کی بعثت کے منتہائے مقصود کا تعلق ہے' اس موضوع پر سیرحاصل گفتگو ان مجالس میں کئی بار کی جا چکی ہے مختصراً یہ کہ قرآن کی بہت سی اصطلاحات مثلاً "ان اقیموا الدین" دین کو قائم کرو' "لیظھرہ علی الدین کلہ" تاکہ اسے (دین حق کو) تمام ادیان پر غالب کر دیا جائے' ویکون الدین کلہ للہ تاکہ دین کل کا کل اللہ کے لئے ہو جائے' اسی طرح حدیث کی اصطلاح خلافت علیٰ منہاج النبوت یعنی نبوی طرز پر خلافت کے نظام کا قیام' آنحضور ﷺ کی بعثت کے منتہائے مقصود پر دلالت کرتی ہیں۔ چنانچہ اس وقت پوری دنیا میں دین کے عملی نفاذ کی تحریک کا غلغلہ ہے۔ عالم اسلام کی جہادی تحریکوں سے پورا مغرب پریشان ہے۔ مغربی اقوام کا سرخیل اس وقت امریکہ ہے' ان امریکیوں کی ایک عمومی کمزوری یہ ہے کہ وہ مرنے کے لئے آمادہ نہیں ہیں' موت سے بھاگنے والی مغربی اقوام کے سامنے جذبہ جہاد اور شوق شہادت سے سرشار "مذہبی جنونی" جب سامنے آتے ہیں تو یہ ورطۂ حیرت میں پڑ جاتے ہیں کہ یہ لوگ تو موت کو بھی خوشی سے گلے لگا لیتے ہیں بقول علامہ اقبال ؎

"چوں مرگ آید تبسم بر لب اوست"

موت سے بھاگنے کا کیا سوال یہ لوگ تو موت کو مسکراتے چہروں سے گلے لگا لیتے ہیں۔ چنانچہ اہل ایمان کے دلوں میں موجزن شوق شہادت کے جذبات سے پورا عالم کفر خوفزدہ ہے۔ اگرچہ مسلمان حقیقت کے اعتبار سے اپنی اصل سے کوسوں دور ہیں مگر اس کے باوجود کلمہ گو تو ہیں! ان کے باطن میں اسلام کا جذبہ تو موجود ہے چنانچہ مسلمانوں کی یہ کیفیت اس بجھی ہوئی آگ کی سی ہے جو وقت کسی بھی بھڑک سکتی ہے اور ایمانی جذبہ کی بیداری کے بعد جو آگ مسلمانوں کے دلوں میں بھڑکے گی' اس کے مقابلے میں ایٹمی ہتھیاروں کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے' اس اعتبار سے آنحضور ﷺ کا منتہائے مقصود تو بہت حد تک لوگوں کے سامنے واضح ہو چکا ہے مگر آپؐ کی بعثت کے نقطۂ آغاز یعنی انذارِ آخرت پر مطلوب تاکید عملاً نظروں سے اوجھل ہو چکی ہے۔ آخرت پر حقیقی یقین کا فقدان ہی آج کے مسلمان کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ عالم اسلام کی بیشتر جہادی تحریکوں میں اسی تصور آخرت کا فقدان ہے۔ افغانستان کی سرزمین اس کی سب سے نمایاں مثال ہے۔ جب جہادی تحریکوں کو جہاد افغانستان میں کامیابی حاصل ہو گئی اور روسی افواج افغانستان سے نکل گئیں تو مجاہد جماعتوں کے مابین جنگ و جدال کا بازار گرم ہو گیا۔ اگر آخرت کا خوف دلوں کے اندر پیوست ہو گیا ہوتا تو افغانستان میں کبھی خانہ جنگی نہ ہوتی کہ اب اللہ کے دین کی سربلندی کی بجائے ذاتی اقتدار اور گروہی مفادات کا تحفظ اہم تر حیثیت اور مقصد کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ حالانکہ قرآن مجید میں بڑی صراحت اور وضاحت سے فرمایا گیا کہ آخرت کا گھر تو ان لوگوں کے لئے خاص ہے جو زمین میں ذاتی اقتدار و اختیار کی خواہش اور تمنا نہیں رکھتے (اور نہ ہی یہ چیز بندۂ مومن کے شایانِ شان ہے) بلکہ وہ تو حق ہی کو غالب کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ درحقیقت زمین میں بڑا بننے کی خواہش ہی فساد کا اصل محرک ہوتی ہے۔

اس باطنی بیماری سے بچنے کا واحد حل آخرت کا یقین ہے۔ چنانچہ جب تک کارِ رسالت کے نقطۂ آغاز یعنی انذار آخرت پر پورا زور نہیں ہو گا' اس وقت تک جہاد فی سبیل اللہ کے تمام خوشنما نعرے "کارِ بے بنیاد" قرار پائیں گے۔ غلبہ و اقامت دین کی جدوجہد کو اگرچہ کار رسالتؐ کے منتہا کی حیثیت حاصل ہے' تاہم کار رسالت کی بنیاد تو اخروی زندگی کا استحضار ہے۔ اگر یہ حقیقت دلوں میں موجزن نہ ہو کہ اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے تو پھر جہادی تحریکوں کی تمام تر جدوجہد اور اقامت دین کے لئے ہر قسم کی بھاگ دوڑ کا اصل محرک اخروی زندگی سے زیادہ دنیوی ہو جاتا ہے اور دینی سے زیادہ قومی نصب العین بن جاتا ہے۔ اگرچہ اسلام کے عادلانہ نظام کا قیام اپنی جگہ اہم تر ہے مگر اس کے عملاً قیام کو نصب العین کا درجہ نہیں دیا جا سکتا' بندہ مومن کا حقیقی نصب العین اور مطلوب و مقصود سوائے اللہ کی رضا اور آخرت کی فلاح کے کوئی اور نہیں ہونا چاہئے۔

کئی مواقع پر یہ بات واضح کی جا چکی ہے کہ جہاد کا تعلق اسلام سے نہیں بلکہ ایمان سے ہے۔ سورۂ حجرات کی آیت نمبر ۱۴ میں فرمایا گیا... "یہ بدو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے' اے نبیؐ ان سے کہہ دیجئے تم ایمان نہیں لائے ہاں یہ کہہ سکتے ہو کہ ہم اسلام لے آئے ہیں جبکہ ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا"۔ اگلی آیت میں یہ بات کھول دی گئی کہ جب ایمان دلوں میں داخل ہو گا تو پھر عمل میں لازماً جہاد فی سبیل اللہ کا ظہور ہو گا ورنہ اسلام کی حیثیت مسلمانوں کے سوشل آرڈر کی رہ جائے گی۔ قتال فی سبیل اللہ کا تعلق ایمان کی اس سطح سے ہے جسے حدیث جبرائیل میں "احسان" کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے وگرنہ ایمان حقیقی کے بغیر جہاد فی سبیل اللہ بھی سطحی حیثیت اختیار کر جاتا ہے' جسے قرآن نے اس جھاڑ جھنکار سے تشبیہ دی ہے کہ جس کی جڑوں کو زمین میں قرار حاصل نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس دل کی گہرائی سے پھوٹنے والا کامل ایمان ایسے درخت کی مانند ہوتا ہے جس کی جڑیں زمین میں گہری ہوتی ہیں اور اس کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہوتی ہیں۔ مطلب یہ کہ باطنی انقلاب ہی درحقیقت عالمی انقلاب کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ اگر یہ چیز

پیش نظر نہ رہے تو غلبۂ دین کے لئے کوشاں اسلامی تحریک بھی روح دین سے تہی دست ہو کر محض دنیاوی انقلاب کی علمبردار تحریک بن جاتی ہے۔

حالات حاضرہ : پاکستان اور بھارت کے درمیان موجودہ کشیدگی کی فضا میں بھارت جانے سے قبل وزیر خارجہ سرتاج عزیز کا دورۂ چین نہایت بروقت اور درست اقدام ہے۔ امریکہ کی طرف سے مسئلہ کشمیر کے حل کے ضمن میں بھارت اور پاکستان کے ساتھ چین کا تذکرہ علاقے میں چین کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ امریکی سفیر رابن رافیل نے ایک موقعہ پر یہ کہا تھا "بھارت سے مقبوضہ کشمیر آزاد کروانے کے ساتھ ساتھ پاکستان سے آزاد کشمیر بھی واگزار کرایا جائے گا' جس میں گلگت اور بلتستان کے علاقے بھی شامل ہوں گے اور چین سے لداخ کا وہ علاقہ بھی واپس لیا جائے گا جو پاکستان نے خیرسگالی کے طور پر اسے دے رکھا ہے" دراصل امریکہ کی یہ سکیم تھی کہ اس طرح گریٹر کشمیر تشکیل دیا جائے جو ایشیا میں ایک نئے اسرائیل کے قیام کے مترادف ہوگا۔ جس کے ذریعے چین' افغانستان' بھارت اور پاکستان پر نظر رکھی جاسکے۔ بہرحال "بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے" کے مصداق اب امریکہ نے اپنا موقف یکسر بدل لیا ہے لہٰذا چین کو بھی اس معاملے میں شریک کرنا ہر اعتبار سے معقول طرز عمل ہے۔

علماء بورڈ کی طرف سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت کی توہین کے مرتکب کے لئے ۱۴ سال قید کی سزا کی تجویز قابل تحسین ہے۔ اگرچہ یہ مسودہ علماء کمیٹی نے میرے زیر صدارت تیار کیا تھا تاہم اگر متحدہ علماء بورڈ کی سفارشات کے حوالے سے ہی قانون سازی کردی جائے تو یہ بھی خوش آئند پیش رفت کا مظہر ہوگا اس لئے کہ اس نیک کام کا کریڈٹ خواہ کسی کو جائے یہ کام اپنی جگہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ البتہ ایک اور معاملہ جس کی طرف میں نے علماء کمیٹی کے سربراہ کی حیثیت سے حکومت کی توجہ مبذول کرائی تھی وہ تکفیر کا مسئلہ ہے کیونکہ اسلامی ریاست میں مسئلہ تکفیر کی بہت اہمیت ہے اس لئے کہ اگر کوئی شخص دیانتدارانہ یا کسی غلط فہمی کی بنیاد پر سمجھتا ہے کہ کوئی شخص یا گروہ دین اسلام سے خارج ہوگیا ہے تو مذکورہ شخص پر لازم کردیا جائے کہ وہ اپنے اس الزام کو وفاقی شرعی عدالت میں ثابت کرے بصورت دیگر اسے سخت سزا دی جانی چاہئے۔ چنانچہ اگر متحدہ علماء بورڈ کی سفارشات میں اس اہم مسئلہ کو بھی شامل کرلیا جائے تو یہ دین کی ایک بہت بڑی خدمت ہوگی۔

دینی اور دنیاوی تعلیم کا سنگم
قرآن کالج آف آرٹس اینڈ سائنس
زیر اہتمام: مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

خبرنامہ اسلامی امارت افغانستان

بحوالہ ضرب مؤمن' ۱۱ تا ۱۷ جون ۹۹ء

طالبان نے ثابت کردیا ہے کہ چودہ سو سال بعد بھی اسلام دنیا پر حکمرانی کرسکتا ہے

کروڑوں مسلمان اسلامی نظام اور حدود و قصاص کے متعلق قرآن و حدیث اور دینی و فقہی کتابوں میں احکام پڑھتے ہیں لیکن عملی طور پر طالبان ہی نے ان آیتوں پر عمل کرکے دکھایا ہے اور یہ کہ چودہ سو سال بعد بھی اسلام دنیا پر حکمرانی کرسکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار وزیر داخلہ ملا خیراللہ خیرخواہ نے پاکستان کے جید علماء کرام کے ایک وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا افغانستان میں مثالی امن و سکون و استحکام طالبان کا کمال نہیں بلکہ طالبان کے نافذ کردہ شرعی قوانین کی برکت کی وجہ سے ہے۔ کئی صدیوں سے مسلمان واقعی اسلامی نظام دیکھنے کو ترس رہے تھے دینی علوم حاصل کرتے وقت خود ہماری یہی تمنا تھی کہ کاش! ہم مسلمانوں کے ہاتھوں قائم ایک اسلامی نظام کا مشاہدہ کریں اور واحد امیر کے زیر قیادت جہادی مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں۔ اب الحمدللہ ہماری تمام خواہشیں پوری ہوچکی ہیں اس کے بعد شہادت کے سوا ہماری کوئی آرزو نہیں ملا خیراللہ خیرخواہ نے علماء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ ہمارے اساتذہ ہیں آپ کی راہنمائی پر ہم فخر کرتے ہیں امید ہے کہ آپ آئندہ بھی ہمیں اکیلا نہیں چھوڑیں گے اور ہر قدم اور منزل پر ہماری راہنمائی کریں گے۔ کفار چاہیں یا نہ چاہیں اب افغانستان پوری دنیا کے مسلمانوں کا مرکز اور محور بن چکا ہے۔

جہاں طالبان کا پسینہ گرے گا وہاں ہمارا خون بہے گا ○ مفتی نظام الدین شامزئی

قندھار میں علماء کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا مفتی نظام الدین شامزئی نے کہا اب تمام مسلمانوں کی ہمدردیاں طالبان کے ساتھ ہیں اسلامی امارت کو نقصان ہوا تو کوئی بھی اسلام کا نام نہیں لے سکے گا اور جہاں طالبان کا پسینہ گرے گا وہاں ہمارا خون بہے گا۔ انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ کے بعد ماں نے ایسا بیٹا نہیں جنا کہ وہ خامی اور نقصان سے خالی ہو۔ طالبان معصوم نہیں ان سے غلطیاں سرزد ہوسکتی ہیں۔ اب مال مسلم کی ارزانی دیکھیں ۷۵ء میں ایک بیرل تیل کی قیمت ۴۵ ڈالر تھی اب ۹۹ء میں ۱۰ ڈالر ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی زرولی نے کہا کہ طالبان کے خلاف تمام غلط پروپیگنڈے ناکام ہوں گے اور وہ آخر کار سربلند اور سرخرو ہوکر اپنے عزائم میں کامیاب ہوجائیں گے کیونکہ وہ اسلام کی راہ پر گامزن ہیں اور "بنیان مرصوص" کا عملی مصداق بن کر اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے خلاف برسرپیکار ہیں۔

شرعی تعذیر : ڈاکو کا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹ دیا گیا

صوبہ فراہ میں ایک راہزن کا دائیں ہاتھ اور بائیں ٹانگ کاٹ دی گئی۔ مردان نامی ایک شخص نے دن دہاڑے ایک گاڑی کی سواریوں کو لوٹ لیا تھا۔ طالبان کے ہاتھوں گرفتاری کے بعد اسلامی عدالت میں ملزم کو پیش کیا گیا جس نے اقبال جرم کرتے ہوئے کہا کہ اس نے گاڑی کی سواریوں کو لوٹا تھا۔ اسلامی عدالت نے پوری تحقیق کے بعد ملزم پر شرعی حد کے اجراء کا فیصلہ صادر کیا اور ہزاروں شہریوں کے مجمع عام میں راہزن کا دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں کاٹ دیا گیا۔

اسعد آباد : داڑھیاں منڈانے اور گانے سننے والے افراد گرفتار

وزارت امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے رئیس مولانا لطف اللہ نے کہا کہ ہم نے ضلع زرہنک میں بہت سے آدمیوں کو پکڑ کر حوالات میں بند کردیا ہے جو داڑھی منڈاتے تھے۔ اسی طرح گانوں کے کیسٹ سننے والوں کو بھی گرفتار کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک شخص سے چرس برآمد کرکے اسے ضائع کردیا اور ملزم کو قانونی کارروائی کیلئے پولیس کے حوالہ کردیا۔

قرآن مجید کے احکام و اسرار جاننے والا انبیاء کا حقیقی وارث ہے ○ وزیر تعلیم کنڑ

ضلع زرہنک کے ایک مدرسہ میں جلسہ دستار بندی سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبداللہ حقانی وزیر تعلیم و تربیت کنڑ نے کہا ہے کہ انبیاء کا حقیقی وارث وہ بن سکتا ہے جس کو چار چیزوں کا علم ہو یعنی الفاظ قرآنی' معانی قرآن' احکام قرآن' اسرار قرآن کا عالم ہو۔ جس عالم میں ان چار چیزوں کا علم نہ ہو وہ کامل وارث انبیاء نہیں بن سکتا۔ اس لئے حفاظ کرام کے لئے علم حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔ طلبہ کو ترغیب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے منہ اور دانت صرف کھانے کیلئے نہیں بلکہ ذکر اللہ اور تلاوت قرآن کیلئے دیئے ہیں۔

پیرس کلب کے آئندہ اجلاس میں پاکستان کے قرضوں کی ری شیڈولنگ نہ ہوئی تو پھر کیا ہو گا؟

بھارت کی سیاسی قیادت اور پاکستان کی عسکری قیادت اپنے موقف سے ایک انچ پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں

بجٹ بھی اب سیاسی شعبدہ بازی کا شاہکار اور اعداد و شمار کا گورکھ دھندہ بن کر رہ گیا ہے

مرزا ایوب بیگ' امیر تنظیم اسلامی حلقہ لاہور

امسال بجٹ بڑی خاموشی سے آیا اور گذر گیا نہ کوئی چیخ و پکار ہوئی نہ کوئی ہنگامہ کھڑا ہوا۔ نہ اخباروں میں تجزیاتی مضامین شائع ہوئے نہ کوئی مدلل تنقید ہوئی اور نہ کسی صاحب فکر نے تائید کی۔ محض کچھ سرکاری درباری قسم کے وظیفہ خواروں نے نمبر بنانے کے لئے ٹیکس فری بجٹ پیش کرنے پر مبارک سلامت اور واہ واہ کے ڈونگرے برسائے اور اس طرح مخالفت کا ادھار کھائے بیٹھی اپوزیشن نے محض اپنا احتجاج ریکارڈ کرانا ضروری سمجھا۔ خود حکومت نے بجٹ کو یہ اہمیت دی کہ اسے سابقہ روایت سے ہٹ کر سہ پہر کو پیش کرنے کی بجائے صبح کو پیش کیا۔ اس لئے کہ حکومت جانتی تھی کہ کرکٹ میچ روک کر اگر بجٹ سنایا گیا تو بے چارے ٹیلی ویژن سیٹوں کی شامت آجائے گی۔ اس لئے کہ پچھلے روز بھارت سے میچ ہارنے پر بی بی سی کی اطلاع کے مطابق ۷۰ کے قریب ٹیلی ویژن سیٹ جان کی بازی ہار گئے۔ ایسا کیوں ہوا ایکدم بجٹ اتنا غیر ضروری کیوں ہو گیا کہ عوام اور خواص دونوں اس سے لاتعلق رہے۔ اس کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہو سکتی ہے کہ پاکستان اور بھارت کی افواج کارگل سیکٹر میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے سردھڑ کی بازی لگا رہی ہیں اور دونوں ممالک کے درمیان بین الاقوامی سرحدوں پر بھی افواج کی نقل و حرکت ظاہر کرتی ہے کہ دونوں ممالک کسی وقت بھی اپنی افواج کو جنگ کی بھٹی میں جھونک دیں گے لہٰذا متوقع جنگ توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے' لیکن راقم کی رائے میں بجٹ کے معاملے میں عوامی سردمہری کی اصل وجہ یہ ہے کہ حکومت پیپلز پارٹی کی ہو یا مسلم لیگ کی عوام اپنے لیڈروں کی باتوں پر اب مزید اعتماد کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور بجٹ بھی اب سیاسی شعبدہ بازی کا شاہکار اور اعداد و شمار کا گورکھ دھندہ بن کر رہ گیا ہے۔ بجٹ کی آمد سے ایک مہینہ پہلے پٹرولیم کی مصنوعات میں ۱۵ فیصد اضافہ کر دیا گیا۔ خوردنی تیل پر ریگولیٹری ڈیوٹی پر اضافہ کر دیا گیا۔ بجٹ کے صرف دو دن بعد موبل آئل کی قیمتوں میں اضافے کی اجازت دے دی گئی۔ یعنی دو دن بھی خیریت سے نہیں گزر سکے۔ ابھی پورا سال پڑا ہے ع "آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا"۔ بجٹ کے آگے پیچھے یہ سب کچھ ہو جاتا ہے تو بجٹ کو چنداں اہمیت کیوں دی جائے۔ پھر یہ کہ جدید دور کے حکمرانوں نے حکمرانی کے بڑے سائنٹیفک انداز ایجاد کر لئے ہیں۔ وہ کوئی سخت قدم اٹھاتے وقت خوبصورت اصطلاحات کا سہارا لیتے ہیں۔ مثلاً کوئی ڈیوٹی یا ٹیکس لگانا ہو تو حکومت کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ قیمتوں میں استحکام پیدا کرنے کے لئے یا قیمتوں میں توازن قائم کرنے کے لئے یا ملکی صنعت کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے حکومت نے فلاں قدم اٹھایا ہے۔ حکومت اب مختلف چیزوں پر سیلز ٹیکس لگاتی نہیں بلکہ محض سیلز ٹیکس کا دائرہ وسیع کرتی ہے۔

قومی اسمبلی میں ۲۰۰۰ء۔۱۹۹۹ء کا جو ٹیکس فری بجٹ وزیر خزانہ محترم اسحاق ڈار نے پیش کیا ہے وہ بجٹ اگر حتمی بجٹ ہے اور سال بھر میں اب اگر کوئی بجٹ نہیں آئے گا تو موجودہ اقتصادی صورتحال کے حوالے سے یہ واقعی عوام دوست بجٹ ہے اور یہ کسی معجزے سے کم نہیں ہے۔ ضلع ٹیکس اور چونگی کو ختم کر کے ایک ایسا ناقابل فراموش کارنامہ سرانجام دیا گیا ہے کہ کم از کم راقم کے پاس ایسے الفاظ نہیں کہ اس کی موزوں تائید و تحسین کی جا سکے۔ عوام کو صحیح معنوں میں ایک عذاب سے نجات دلائی گئی ہے۔ دولت ٹیکس کے لئے آمدن کی موجودہ حد ایک لاکھ سے بڑھا کر دو لاکھ کر دی گئی ہے۔ اگرچہ اس حد میں مزید اضافہ ہونا چاہیئے تھا۔ بہرحال یہ بھی معقولیت اور حقیقت پسندی کی طرف ایک قابل تعریف قدم اٹھایا گیا ہے۔ بجٹ کے خسارے کو ۱۳۲.۸ ارب سے کم کر کے ۱۰۱.۴ ارب روپے پر لے آیا جائے گا۔ ٹیکس گزاروں اور برآمد کنندگان کو بہت سی رعائتوں سے نوازا گیا ہے اور انہیں محکمہ کی چیرہ دستیوں سے نجات دلائے اور معاشرے میں باعزت مقام دلانے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ شہروں میں ٹرانسپورٹ کی سہولت کو عام کرنے کے لئے نیشنل ٹرانسپورٹ سکیم کا اعلان کیا گیا ہے۔ پرائم منسٹر ہاؤسنگ سکیم کے تحت ۵ لاکھ گھر بنا کر غریبوں اور بے مکانوں میں تقسیم کئے جائیں گے۔ غیر منقولہ جائیداد پر سے کیپیٹل ویلیو ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے۔ سٹمپ ڈیوٹی اور ٹرانسفر فیس میں قابل ذکر کمی کی گئی ہے اور اہم ترین بات یہ ہے کہ سرکاری ملازموں اور پنشنروں کی تنخواہوں میں ۲۰ سے ۲۷ فیصد تک اضافہ کر دیا گیا ہے۔ یہ سب اعلانات کتنے خوش کن اور دلفریب ہیں ان اعلانات کو عملی جامہ پہنایا جا سکے تو قوم کی بڑی خوش بختی ہو گی لیکن ہم تلخ حقائق سے منہ کس طرح موڑ لیں۔ شیخ چلی نے عالم مستی میں انڈوں کی ٹوکری کو لات دے ماری تو اس رہی سہی سے بھی جائیں گے۔

ایک کھرب تیس ارب روپے کے خسارے کو کس طرح پورا کیا جائے گا' بجٹ اس معاملے میں مکمل طور پر خاموش ہے۔ کیا وزیر خزانہ علی بابا چالیس چور کی مشہور کہانی کی طرح کھل جا سم سم کا آوازہ لگائیں گے؟ جس ملک کی قومی پیداوار کا ۹۱ فیصد سے زائد قرضوں کی ادائیگی پر صرف ہو جائے آیا اسے اس نوعیت کے خواب دیکھنے چاہیئے؟ جو ملک قرضوں کا سود ادا کرنے کے لئے قرض حاصل کرتا ہو وہ آخر اقتصادی ترقی اور خوشحالی کی راہ پر کس طرح گامزن ہو گا۔ ہمارا حال یہ ہے کہ ڈالر کسی طرح قابو میں نہیں آرہا' ہم نے بڑے دھڑلے سے ریٹ یکساں کرنے کا اعلان کیا تھا لیکن ڈالر کا ریٹ ایک سیکنڈ کے لئے بھی یکساں نہ ہو سکا لیکن اس اعلان سے ہماری کرنسی تقریباً ۱۱ فیصد کم ہو گئی۔ قرضوں کے بوجھ میں مزید اضافہ کر لیا گیا۔ گذشتہ ایک جزس سے فارن کرنسی کھاتہ داروں کی جو گت

بنائی گئی ہے اور جو مالی نقصان انہیں اٹھانے پڑے ہیں اور جس طرح غیر ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے مفادات کو نقصان پہنچایا ہے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی اور جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ زرمبادلہ سرکاری ذرائع کی بجائے ہنڈی کے ذریعے آ رہا ہے۔ سٹیٹ بنک آج کل جس طرح کے سرکلر جاری کر رہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اصل پالیسی یہ ہے کہ جس کسی کے پاس ڈالر ہیں اسے مجبور کر دیا جائے کہ وہ اسٹیٹ بنک کو ڈالر فروخت کر دے۔ اسی ماہ کی تین تاریخ کو سٹیٹ بنک نے سرکلر نمبر ۱۳ جاری کیا کہ آئندہ پاکستان میں کام کرنے والے ملکی اور غیر ملکی بنک زرمبادلہ صرف اور صرف پاکستان میں استعمال کر سکیں گے اور صرف اندرون ملک ایڈوانس دے سکیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ کھاتہ داروں کو زرمبادلہ کی صورت میں منافع دینا تقریباً ناممکن ہو جائے گا۔

اہم ترین بات یہ ہے کہ ہمارے حکمران اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ آئندہ پیرس کلب کے اجلاس میں پاکستان کے قرضوں کی ری شیڈولنگ لازماً ہو جائے گی۔ لہٰذا ادا کئے جانے والے وہ قرضے اخراجات کی مد میں نہیں ڈالے گئے جو کُل بجٹ کا ۲۸ فیصد ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر پیرس کلب نے قرضوں کی ری شیڈولنگ نہ کی تو پھر کیا ہو گا؟ یقیناً ملک میں زبردست اقتصادی بحران پیدا ہو گا بلکہ صحیح تر الفاظ میں اقتصادی انتشار برپا ہو جائے گا۔ پیرس کلب جی ایٹ کی منشا کے خلاف کوئی کام نہیں کر سکتا اور جی ایٹ خصوصاً امریکہ اس ری شیڈولنگ کی کیا قیمت وصول کرتا ہے اس کے بارے میں فی الحال کچھ کہنا قبل از وقت ہو گا۔ بہرحال ہمارے سیاست دان خواہ ان کا تعلق حکمران پارٹی سے ہو یا اپوزیشن سے عوام عوام کی پکار تو لگاتے رہتے ہیں لیکن کبھی بھی انہیں کسی مسئلہ پر اعتماد میں نہیں لیتے اور انہیں حقائق سے آگاہ نہیں کرتے' جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دو چار سال کے لئے جو لیڈر بڑا محبوب اور عوام کی آنکھ کا تارا بن جاتا ہے' وہی وقت گزرنے کے ساتھ شدید عوامی ردعمل کا شکار ہوتا ہے۔ حالت موجودہ میں کسی بھی موضوع پر لکھا جائے' سرحدوں کے حالات اور پاک بھارت کشیدگی پر کچھ کہے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ملک یعنی پاکستان اور بھارت اب point of no return کی طرف بڑھ رہے ہیں اور یہ گتھی کسی طرح سلجھتی نظر نہیں آتی۔ یہ جنگ کس طرح ٹل سکتی ہے فی الحال اس کی کوئی راہ دکھائی نہیں دے رہی۔ سرتاج عزیز کے ساتھ بھارت میں کیا سلوک ہوا ہے۔ اگرچہ بغیر مفاد کے مہمان کے ساتھ حسن سلوک ہندو کلچر کا حصہ ہی نہیں ہے لیکن پھر بھی گھر آئے مہمان سے ہاتھ تک نہ ملانا انتہائی غیر شائستہ اور غیر مہذب حرکت ہے۔ پاکستان نے مذاکرات سے پہلے چین کو اعتماد میں لے کر ایک احسن اور صحیح سمت میں قدم اٹھایا ہے۔

وزیر خارجہ کے ساتھ جانے والے صحافی نے بتایا ہے کہ نئی دہلی اس وقت پاکستان کے خلاف جنگ کے بخار میں پھنک رہا ہے۔ ذرائع ابلاغ عوام میں جنگی جنون پیدا کر رہے ہیں اور پاکستان کے ساتھ سختی سے نمٹنے کے بارے میں حکومت اور اپوزیشن ایک جیسا موقف رکھتی ہے۔ یہ جنگ کیسے ٹلے گی کیا بھارت امن کی خاطر کارگل کی اہم اور بلند چوکیوں پر پاکستان کا قبضہ قبول کر لے گا اور سیاچین محاذ کی شہ رگ پاکستان کے پنجہ میں آ جانے پر خاموشی اختیار کر لے گا اور نتیجتاً سیاچین کے محاذ پر شکست قبول کر لے گا اور کشمیر میں مجاہدین کو یہ حوصلہ افزا خبر دینے پر تیار ہو جائے گا کہ بھارت retreat بھی کر سکتا ہے اور کیا پاکستان طویل حکمت عملی اور انتہائی قیمتی جانیں ضائع کرنے کے بعد بغیر کوئی نتیجہ حاصل کئے محض قیام امن کی خاطر کارگل کی یہ چوکیاں خالی کرنے پر رضامند ہو جائے گا؟۔ کیا پاکستان کی عسکری قیادت یہ سمجھتی ہے کہ بھارت سیاچین کے محاذ کی شہ رگ پر قبضہ کے خلاف محض دو چار احتجاجی بیانات جاری کرنے پر اکتفا کرے گا۔ یاد رہے کارگل کی بلند مقام چوکیوں پر قبضہ کشمیر کی نہیں سیاچین کی جنگ کا حصہ ہے۔

قرائن بتا رہے ہیں کہ بھارت کی سیاسی قیادت اور پاکستان کی عسکری قیادت اپنے اپنے موقف سے ایک انچ پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں۔ عین ممکن ہے کہ نتیجہ کا تجزیہ کرنے کا موقع بھی نہ ملے۔

مبتدی' ملتزم تربیت گاہیں

ماہ جولائی اور اگست کے دوران تربیت گاہوں کا نیا شیڈول یہ ہو گا۔

- 11 تا 17 جولائی۔ تربیت گاہ برائے مبتدی/ملتزم رفقاء قرآن اکیڈمی کراچی میں منعقد ہو گی۔
- 25 تا 31 جولائی۔ تربیت گاہ برائے مبتدی/ملتزم رفقاء اختر آباد میاندم کالام روڈ سوات میں منعقد ہو گی۔
- 15 تا 21 اگست۔ تربیت گاہ برائے خصوصی ملتزم رفقاء اختر آباد' میاندم' کالام روڈ' سوات میں منعقد ہو گی۔

نوٹ: ملوث (باغ) آزاد کشمیر میں 27 جون تا 3 جولائی ہونے والی مبتدی تربیت گاہ میں پہنچنے کے لئے باغ براستہ دھیر کوٹ نعمان پورہ کے سٹاپ پر اُتریں' وہاں سے آگے کے لئے رہنمائی مل جائے گی۔

برائے فروخت

گھریلو سامان' فرنیچرز' ریفریجریٹر' واشنگ مشین وغیرہ برائے فروخت ہے۔
رابطہ: احمد افضل
قرآن اکیڈمی' 36۔کے ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 5869501-03 فیکس: 5834000

جس میں نہ ہو انقلاب' موت ہے وہ زندگی
روحِ امم کی حیات' کشمکشِ انقلاب

ہم بھی مُنہ میں زبان رکھتے ہیں

نعیم اختر عدنان

☆ مذاکرات نہیں جنگ (واجپائی کی دھمکی)
✪ لگتا ہے لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانیں گے!
☆ پولیس مقابلوں سے جنگل کا قانون نافذ ہو جائے گا۔ (لاہور ہائی کورٹ)
✪ اطلاعاً عرض ہے کہ پولیس مقابلوں پر مبنی جنگل کا قانون تو پہلے ہی سے نافذ العمل ہے۔
☆ مجاہدین کشمیر نے "اعلان لاہور" کو کارگل کے پہاڑوں میں دفن کر دیا ہے۔ (فاروق لغاری)
✪ بھارتی فوج غالباً اسی اعلان لاہور کے دفن شدہ ڈھانچے کو تلاش کر رہی ہے۔
☆ صدیق کانجو کے بیٹے کی جسٹس خواجہ شریف کو دھمکیاں۔ (ایک خبر)
✪ مگر پھر بھی قانون نافذ کرنے والے ادارے خاموش تماشائی کا "کردار" ادا کر رہے ہیں۔
☆ زرمبادلہ باہر لے جانے والوں کے نام کیوں نہیں سامنے آئے؟ (چیف جسٹس کا استفسار)
✪ وہ اس لئے کہ "اس میں کچھ پردہ نشینوں کے بھی نام آتے ہیں"۔
☆ ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث جعلی این جی اوز کے خلاف کارروائی کا فیصلہ۔ (ایک خبر)
✪ اور ان غیر ملکی تنظیموں کے اندرون ملک ایجنٹوں کی خبر بھی لینا ہو گی۔
☆ زرمبادلہ سے صرف چند صنعت کار فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ (چیف جسٹس)
✪ ایک زرمبادلہ پر کیا موقوف تمام ملکی وسائل ہی اسی ٹولے کی ڈسپوزل پر ہیں۔

بول کہ لب آزاد ہیں تیرے

گر جنگ چاہتے ہو تو جنگ ہی سہی

تحریر : نعیم اختر عدنان

برصغیر کو انگریزوں کی غلامی سے آزادی ملی تو دنیا کے نقشے پر پاکستان اور بھارت کے نام سے دو نئے ممالک قائم ہو گئے۔ یہ دونوں ممالک ایک دوسرے کے پڑوسی تھے۔ اس ہمسائیگی کے ناطے دونوں ممالک کے درمیان دوستانہ تعلقات کا قیام پورے علاقے کے امن و سکون کے لئے لازمی تھا اور ہے۔ مگر برطانوی سامراج نے برصغیر سے اپنے غاصبانہ و جابرانہ اقتدار کی بساط لپیٹتے وقت اپنی مشہور زمانہ سیاسی چالبازی "تقسیم کرو اور حکومت کرو" کے شیطانی اصول کے تحت ہندوستان کی تقسیم کے وقت ایک شاطرانہ چال چلی کہ دونوں ممالک ایک طویل عرصہ تک باہم برسرپیکار ہیں اور دونوں ممالک کی حکومتیں خطہ کے مفلوک الحال انسان نما "حیوانوں" کو بنیادی انسانی ضروریات کی فراہمی کے قابل نہ ہو سکیں۔ برطانوی سامراج نے یہ چال پنجاب کے گورداس پور او ر امرتسر کے دو اضلاع کو انتہائی بددیانتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہندوستان میں شامل کر کے' اسے ریاست کشمیر پر قبضہ کرنے کا راستہ فراہم کر دیا۔ پاکستان اور بھارت ابھی آزادی کے ایک سال بھی گزار نہ پائے تھے کہ دونوں ممالک میں کشمیر کو اپنے ساتھ شامل کرنے کے لئے جنگ برپا ہو گئی۔ یوں بھارت اس وعدے کے ساتھ امن کی بھیک مانگنے اقوام متحدہ پہنچ گیا کہ وہ اہل کشمیر کو ان کی مرضی کے اظہار کا آزادانہ موقع فراہم کرے گا تاکہ وہ یہ فیصلہ کر سکیں کہ انہیں پاکستان کے ساتھ الحاق کرنا ہے یا بھارت کے ساتھ شامل ہونا ہے۔ یہ ۱۹۴۸ء کی بات ہے' وہ دن اور آج کا دن بھارت نے عالمی برادری سے کیا گیا اپنا وعدہ ہنوز پورا نہیں کیا اور نہ ہی آئندہ اس کے آثار و قرائن نظر آتے ہیں۔

پاکستان میں اتنا دم خم نہیں تھا کہ وہ کشمیری مسلمانوں کی جدوجہد آزادی میں ان کا علانیہ ساتھ دے سکتا۔ چنانچہ اس نے کشمیر کی جدوجہد آزادی میں فرنٹ لائن کی بجائے پس دیوار رہ کر اپنا کردار ادا کرنے کو اپنی پالیسی کا کارنر سٹون بنا لیا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ بھی پاکستان کی اسی "مداخلت" کا نتیجہ تھی۔ مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش بنانے میں بھارت کا واضح کردار بھی پاکستان کی کشمیری مسلمانوں کی حمایت کا بھارتی جواب ہی تھا۔ ۷۱ء کے بعد بھارت کو کئی اعتبارات سے پاکستان پر فوقیت اور برتری حاصل ہو گئی جس کا ایک مظہر ۱۹۷۴ء میں ہندوستان کے پہلے ایٹمی دھماکہ کی صورت میں سامنے آیا۔

ہندوستان کی تقسیم اور پاکستان کے قیام کے پس پردہ اور بھی کئی محرکات ہیں مگر اہم ترمحرک ہندوؤں کی روایتی تنگ نظری تھی جو نہ ختم ہونے والی مسلم دشمنی میں بدل چکی تھی۔ دنیا کی سب سے بڑی مسلمان ریاست کا دولخت ہو جانا ایک عظیم سانحہ کی حیثیت رکھتا ہے' جس کے زخم ابھی تک مندمل نہیں ہوئے۔ جب ۷۴ء میں ایٹمی دھماکہ کا کامیاب تجربہ کر کے بھارت ایٹمی طاقت بن گیا تو پاکستان کے پاس اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہ رہا کہ وہ بھی جدید دنیا کے "الہ دین کے چراغ" یعنی ایٹمی طاقت سے خود کو مسلح کرلے۔ پاکستان جیسا پسماندہ' مفلوک الحال اور کرپشن و بددیانتی کے کلچر کا حامل ملک خود کو کیونکر دنیا کی جدید ترین سائنس اور ٹیکنالوجی سے لیس کر سکتا تھا؟

قوموں کی تاریخ اور ملکوں کے جغرافیے پر نظر رکھنے والے اہل نظر سے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں کہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو کوئی بھی شخص ہندوستان کی تقسیم کا دعویٰ اور پاکستان کے قیام کی پیشین گوئی نہیں کر سکتا تھا۔ ہندوستان کا "مہاتما" اور "گاندھی" پاکستان کے قیام کو اپنی موت سے تعبیر کرتا اور ہندوستان کی تقسیم کو "گاؤ ماتا" کے ٹکڑے کرنے کے مترادف قرار دیتا تھا مگر ہندو کی چالبازیوں' مہاتما گاندھی کی دھمکیوں اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی واضح سازشوں کے باوجود ؎

مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

کے مصداق عالم واقعہ میں پاکستان ایک آزاد و خودمختار ملک کی حیثیت سے قائم ہو گیا۔

جیسے اللہ تعالیٰ نے ماضی میں حضرت موسیٰ کو فرعون کے گھر پرورش کے لئے پہنچا دیا تھا' ویسے ہی سائنس و ٹیکنالوجی سے بے بہرہ قوم کے ایک فرد کو ایک مغربی ملک میں "ایٹمی راز" حاصل کرنے کے لئے ہالینڈ میں براجمان کر دیا۔ گویا "ہر فرعونے راموسیٰ" کے مصداق بھارت کی عسکری میدان میں فرعونیت کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت' اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے ذریعے پاکستان منتقل کرنے کا فیصلہ کر دیا۔ پاکستان نے اپنا ایٹمی سفر کچھوے کی روایتی چال سے نہیں بلکہ خرگوش کی مشہور زمانہ رفتار سے شروع کیا اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے ایٹمی صلاحیت کا حامل بن گیا۔ آج سے تقریباً ۱۵ برس قبل پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کے بارے میں دنیا تمام حقائق سے واقف ہو چکی تھی مگر پاکستان کی یہ ایٹمی صلاحیت ابھی تک "جنگل میں مور ناچا کس نے دیکھا" کے مصداق ہی تھی۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہی نہیں مسبب الاسباب بھی ہے۔ جس نے نہرو کی بے وقوفی کی وجہ سے پاکستان کے قیام کا راستہ ہموار کر دیا تھا۔ اسی ذاتِ برحق نے واجپائی کی حماقت عظمیٰ کے ذریعے پاکستان کے ایٹمی دھماکوں کی سبیل پیدا کر دی۔ اب پاکستان عالم واقعہ میں ایک نئے پاکستان کی شکل میں موجود ہے۔

بھارت کو اس وقت کشمیر کے محاذ پر مجاہدین کشمیر کی یلغار کا سامنا ہے۔ مجاہدین کشمیر کی موجودہ یلغار اس قدر شدید ہے کہ اس نے بھارت کے عسکری قوت اور فوجی ہیبت پر مبنی غرور کا سر نیچا کر دکھایا ہے۔ قبل ازیں بھارت خود کو "Wolf" اور پاکستان کو "Lamb" تصور کر کے کشمیری جدوجہد آزادی کو اپنی وحشت و بربریت سے کچلتا آ رہا تھا مگر اب حالات بدل چکے ہیں۔ اب مجاہدین کشمیر' ناقابل تسخیر قوت کا روپ اختیار کر چکے ہیں اور پاکستان بھی "Lamb" کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک شیر کی حیثیت سے بھارت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے' جس کے دانت ایٹمی اسلحہ سے لیس اور بازو غوری اور شاہین میزائلوں کے حامل ہیں۔ بھارت مجاہدین کشمیر کے ہاتھوں شرمناک ہزیمت کا شکار ہے اور اس کے فوجی بقول بھارتی جنرل "کتوں کی موت مر رہے ہیں"۔ بھارت ان حالات میں پاکستان پر جنگ مسلط کرنے کے لئے پر تول رہا ہے۔ امن کے پسند نہیں مگر بھارت اگر پاکستان پر جنگ ہی مسلط کرنا چاہتا ہے تو پھر ہم بھی یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ "گر جنگ چاہتے ہو تو پھر جنگ ہی سہی!"

اے اللہ مشکل کی اسی گھڑی میں ہماری خطاؤں سے درگزر فرما کر ہماری مدد و نصرت فرما کہ اہل پاکستان کی مدد و نصرت پر بھروسہ اور اعتماد ہے۔

فرمان رسول ﷺ

انس بن مالك رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم ' قال : ((لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا))

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ؐ نے فرمایا : "اللہ کے راستے میں گزرنے والی ایک صبح یا ایک شام دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے' سب سے بہتر ہے"۔ (متفق علیہ)

قرآنی آیت کی تحریف معنوی

وزیراعظم پاکستان سے اس کے ازالہ کے لئے گزارش

پروفیسر عبدالماجد، مانسہرہ

گزشتہ کچھ عرصے سے پاکستان ٹیلی ویژن پر محکمہ خاندانی منصوبہ بندی (وزارت بہبود آبادی) کی طرف سے خاندانی منصوبہ بندی کے حق میں ایک قرآنی آیت کو غلط انداز سے پیش کیا جارہا ہے۔ خاندانی منصوبہ بندی کے جواز وعدم جواز سے قطع نظر اس عریضہ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کی جاتی ہے کہ قرآن حکیم کی سورۃ البقرہ کی آخری آیت ۲۸۶ کے ایک حصے : ﴿ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ﴾ (اے ہمارے رب! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جس کے اٹھانے کی ہم طاقت نہیں رکھتے) کا مفہوم وزارت مذکورہ یہ پیش کرتی ہے کہ اس سے مراد زیادہ بچوں کا بوجھ ہے اور یہ آیت پیش کرکے پھر یہ کہا جاتا ہے "چونکہ خاندانی منصوبہ بندی اسلام و قرآن کا حکم بھی ہے اور ہماری ضرورت بھی اس لئے اس پر عمل کیجئے"۔

حالانکہ وزارت بہبود آبادی کا قرآن کی آیت مذکورہ کا یہ مفہوم سراسر تمام مفسرین کرام کی تفسیر سے بالکل مختلف ہی نہیں بلکہ متضاد بھی ہے۔ اس لئے آپ وزارت مذکورہ اور پاکستان ٹیلی ویژن کو اس اشتہار کے بند کرنے کا حکم صادر فرمائیں کیونکہ یہ تحریف معنوی کے زمرے میں آتا ہے جو کہ حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

قرآن کی آیت مذکورہ کا جو مفہوم مختلف مفسرین نے بیان کیا ہے وہ ملاحظہ ہو۔

(۱) تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۴۳ پر اس آیت کی تفسیر اس طرح کی ہے۔ "ای من التکلیفات والمصائب والبلاء لا تبتلینا بما لا قبل لنا" (یعنی اے اللہ ہمیں ان تکالیف و مصائب اور بلاؤں میں مبتلا نہ کرنا جن کو برداشت کرنے کی ہمارے اندر طاقت نہیں)۔

(۲) تفسیر بیان القرآن ج اول ص ۷۶ پر اس آیت کی تفسیر مولانا اشرف علی تھانویؒ نے یوں بیان کی ہے۔ "اس آیت میں تکوینی تکالیف سے بچنے کی دعا ہے جس میں دنیا اور آخرت کے سب مصائب و عقوبات داخل ہیں"

(۳) تفسیر تدبر قرآن ص ۶۵۱ پر مولانا امین احسن اصلاحی صاحب یوں رقمطراز ہیں۔ "تحمیل کے معنی کسی پر کوئی بوجھ لادنے کے ہیں مطلب (اس کا) یہ ہے کہ سمع و طاعت کی راہ میں آگے جو آزمائشیں آنے والی ہیں ان میں کوئی آزمائش ایسی نہ ہو جو ہماری برداشت سے زیادہ ہو اور جو ہمیں تیری وفاداری کے امتحان میں ناکام بنادے"۔

(۴) تفسیر عثمانی ص ۶۲ پر حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ یوں لکھتے ہیں۔ "اے ہمارے پروردگار اپنی رحمت و کرم سے ہمارے لئے ایسے حکم بھیجے جائیں جن کے بجالانے میں ہم پر صعوبت اور مشقت نہ ہو۔ نہ بھول چوک میں ہم پکڑے جائیں۔ نہ مثل پہلی امتوں کے ہم پر شدائد اتارے جائیں نہ ہماری طاقت سے باہر ہم پر کوئی حکم مقدر ہو۔"

(۵) تفسیر خازن ج ۱ ص ۲۶۴ پر اس آیت کا مفہوم یوں بیان کیا ہے۔ یعنی "لا تکلفنا من الاعمال ما لا یطیق القیام به لثقل حمله علینا وهو حدیث النفس والوسوسة (دلی خیالات اور وسوسے سے) وقیل هیجان الغلمة (جماع کی کثرت) وقیل هو شماتة الاعداء" (دشمن کا ہنسنا)

(۶) تفسیر بحر محیط ج ۲ ص ۳۶۹ پر اس آیت کی تفسیر یوں بیان کی گئی ہے۔ ﴿ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ﴾ (قال قتادة لا تشدد علینا کما شددت من کان قبلنا وقال الضحاک لا تحملنا من الاعمال ما لا یطیق"

(۶) تفسیر بحر محیط ج ۲ ص ۳۶۹ پر اس آیت کی تفسیر یوں بیان کی گئی ہے۔ ﴿ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ﴾ (قال قتادة لا تشدد علینا کما شددت من کان قبلنا وقال الضحاک لا تحملنا من الاعمال ما لا یطیق"

ان تمام تفسیروں کی روشنی میں یہ بات عیاں ہے کہ آیت مذکورہ سے مراد زیادہ بچوں کا بوجھ نہیں بلکہ دیگر مصائب دنیوی و اخروی مراد ہیں۔ اگر پاکستان ٹیلی ویژن والے اور وزارت مذکورہ اس اشتہار سے باز آجائیں تو ٹھیک ہے ورنہ قرآنی آیت : ﴿ إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ﴾ کے مطابق وہ اللہ کی آیات میں کجروی اختیار کرکے اور غلط تفسیر بیان کرکے اللہ کے عذاب سے بچ نہیں سکتے۔ کیونکہ الحاد (قرآنی آیات میں کجروی) کا مفہوم حضرت ابن عباسؓ نے یہ بیان فرمایا الالحاد هو وضع الکلام علی غیر موضعه یعنی الحادیہ ہے کہ قرآنی آیات کا ایسا مفہوم بیان کیا جائے جو کہ حقیقت میں اس کا مفہوم نہ ہو۔ اور مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے اپنی تفسیر معارف القرآن ج ۷ ص ۶۵۸ پر الحاد و تحریف کی تعریف یوں کی ہے۔ "الحاد ایسے انحراف کو کہتے ہیں کہ ظاہر میں قرآن اور اس کی آیات پر ایمان و تصدیق کا دعویٰ کرے مگر ان کے معانی اپنی طرف سے ایسے گھڑے جو قرآن و سنت کی نصوص اور جمہور امت کے خلاف ہوں اور جس سے قرآن کا مقصد ہی الٹ جائے"۔

امیر تنظیم اسلامی وداعی تحریک خلافت پاکستان
ڈاکٹر اسرار احمد
کی کتب و تصانیف اور دروس و تقاریر پر مشتمل
آڈیو، ویڈیو کی مکمل
فہرست 1999ء
شائع ہوگئی ہے
مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن
36۔کے، ماڈل ٹاؤن لاہور سے حاصل کی جاسکتی ہے

آج پھر صلاح الدین ایوبی کی ضرورت ہے

عیسائیت میں سب سے زیادہ اس کام پر توجہ دی جاتی ہے کہ مسلمانوں میں کبھی کوئی صلاح الدین ایوبی پیدا نہ ہونے پائے بلکہ صلاح الدین ایوبی کی تاریخ کو اس قدر گہرائی سے پڑھتے اور پڑھاتے ہیں تاکہ وہ اس کا سدباب کرسکیں۔ آج میں اس رب پر ایمان لاچکا ہوں جس نے فرعون کے تمام ظالمانہ ہتھکنڈوں اور احتیاطی تدابیر کے باوجود حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس کے گھر میں پروان چڑھا کر اس کے سامنے لا کھڑا کیا تھا۔ میں اس رب پر ایمان لاچکا ہوں جس نے صنم تراش کے گھر میں بت شکن ابراہیم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ آج بھی کچھ ایسے پرعزم نوجوان موجود ہیں جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا راستہ ہموار کر رہے ہیں۔ لیکن شاید وہ ضرورت سے کم ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ سے یہ امید ہے کہ وہ انسانیت کی بھلائی کے لئے نوجوانوں کو وہ نور بصیرت دے گا جو انہیں دنیا کی امامت پر دوبارہ فائز کردے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں عصبیت، نفرت، شخصیت پرستی، فرقہ پرستی اور باہمی اختلافات سے دور رہ کر صحیح اسلام پر چلنا ہوگا۔

(نومسلم عبداللہ سابقہ پادری ریاس پیٹر کی کتاب "اور صلیب ٹوٹ گئی" سے اقتباس)

کاروانِ خلافت منزل بہ منزل

کمیونٹی سنٹر اسلام آباد میں امیر تنظیم اسلامی کا خطاب

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے ۳۱ مئی بروز پیر آبپارہ کمیونٹی سنٹر اسلام آباد میں درس قرآن حکیم دیا۔ سورۃ المنافقون کی تلاوت اور ترجمے کے بعد اس کی تشریح سے قبل آپ نے نفاق کی حقیقت و معانی' اس کے مدارج' اس کی ہولناکیوں اور ہلاکت خیزیوں' اس سے بچاؤ کی شکل اور علاج پر روشنی ڈالی۔

نفاق کی حقیقت پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ لوگوں کے سامنے منافقین کی صرف وہی صورت رہتی ہے س میں کوئی شخص ابتدا ہی سے دھوکے اور فریب کی نیت سے اسلام میں داخل ہو جسے ایمان کی کوئی رمق سرے سے

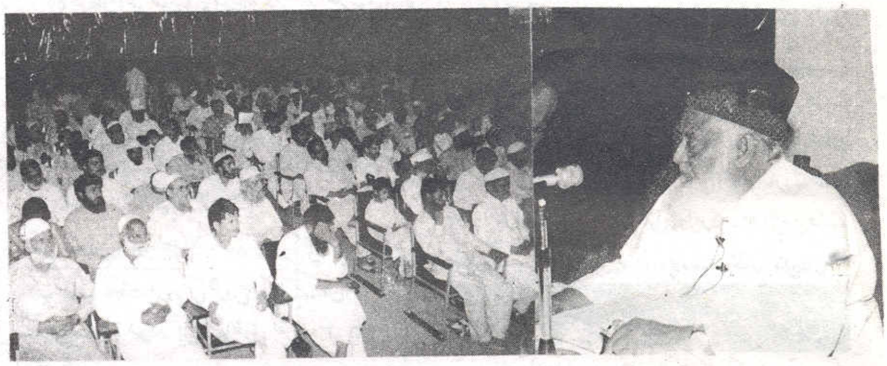

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد آب پارہ کمیونٹی سنٹر اسلام آباد میں درس قرآن دیتے ہوئے

نصیب ہی نہ ہوئی ہو۔ ایسے کسی شخص کا منافق ہونا تو یقیناً شک و شبہ سے بالاتر ہے لیکن ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ یہ روگ دراصل نتیجہ ہے جہاد فی سبیل اللہ' ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے سے بچنے' اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کی نصرت سے اعراض کرنے اور جان و مال کھپانے سے کنی کترانے کا۔ اسی لئے جب ہم اس موضوع سے متعلق آیات کی تلاوت کرتے ہیں تو عموماً یہ سوچ کر ان آیات میں موجود زجر و توبیخ سے اثر قبول کئے بغیر آگے بڑھ جاتے ہیں کہ ہم ان آیات کے مخاطب نہیں بلکہ یہ سرزنش تو صرف حضور ﷺ کے دور کے منافقین سے کی جا رہی ہے اور یوں اس انداز سے کوئی اثر قبول نہیں کرتے اور نہ ہی اپنے طرزِ عمل پر ایک ناقدانہ نظر ڈالتے ہیں۔

نفاق کے بارے میں احادیث کے حوالے سے محترم ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ حضور ﷺ کا واضح فرمان ہے کہ اگر کسی شخص میں یہ چار نشانیاں پائی جائیں یعنی جھوٹ' وعدہ خلافی' خیانت اور جھگڑے پر پھٹ پڑنا تو ایسا شخص خواہ روزہ رکھتا ہو' نماز پڑھتا ہو اور خود کو مسلمان سمجھتا ہو' درحقیقت وہ منافق ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ کے ان فرامین کے ہوتے ہوئے ہم کیسے نچنت ہو سکتے ہیں؟ کیونکہ حضور کا یہ بھی فرمان ہے کہ اس مرض سے بے فکر صرف منافق ہی ہو سکتا ہے۔ اندیشہ اگر رہتا بھی ہے تو دراصل مومن ہی کو جس کے پاس ایمان کی متاع عزیز ہوتی ہے اور اس کے چھیننے کا اسے خدشہ ہو سکتا ہے۔

انہوں نے متنبہ کیا کہ ہم اہل پاکستان کے لئے بھی اپنے معاشرتی اور ملکی معاملات میں موجود جھوٹ' وعدہ خلافی' خیانت اور کرپشن جیسے ناسوروں کے ہوتے ہوئے لمحۂ فکریہ ہے کہ کہیں ہمیں بھی اللہ سے اپنے کئے ہوئے وعدے کی خلاف ورزی' ملکی و ملی معاملات میں اس کے احکامات سے پہلوتہی کی یہ سزا تو نہیں مل رہی جس کی یہ نشانیاں ہمارے سامنے ہیں۔ انہوں نے آگاہ کیا کہ اللہ ازروئے قرآن اپنے سے کئے ہوئے وعدوں کی خلاف ورزی کی پاداش میں بھی دلوں میں نفاق پیدا کر دیتے ہیں اور پھر اشخاص اور قوموں کی صورت حال وہی ہوتی ہے جو ہمارے سامنے ہے۔ ایسے لوگ دنیا میں تو بدامنی' رسوائی اور خسارے سے دوچار ہوتے ہی ہیں' آخرت میں بھی جہنم کے سب سے نچلے درجے کا ایندھن بنیں گے اور حضور ﷺ کی شفاعت و استغفار جیسی نعمت سے بھی محروم کر دیئے جائیں گے۔ لہٰذا اس انجام سے بچاؤ کے لئے ضروری ہے کہ سورۃ المنافقون میں دیئے گئے طریقۂ علاج پر عمل کرتے ہوئے ہم اللہ کی یاد کی غفلت سے بچیں اور اپنی جانوں کا تزکیہ کرتے ہوئے اپنے جان و مال کو اللہ کی راہ میں کھپا دیں۔ قیام پاکستان کے موقع پر وطن عزیز میں اللہ کے احکام کی سربلندی اور نفاذ شریعت کے جو وعدے ہم نے کئے ان کو پورا کرتے ہوئے اپنے معاملات کو جھوٹ' وعدہ خلافی اور بددیانتی سے پاک کر کے آج بھی اس مرض اور اللہ کی ناراضگی سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

اللہ ہمیں اسلام کے لئے شرح صدر اور کمر ہمت کسنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ "آمین"

تنظیم اسلامی کراچی شرقی نمبر ۳ کا ماہانہ ایک روزہ پروگرام

تنظیم اسلامی کراچی شرقی نمبر ۳ کا ماہانہ ایک روزہ پروگرام مورخہ ۲۲ اور ۲۳ مئی کو منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز بعد نماز عشاء امیر تنظیم جناب نوید احمد کے درس قرآن سے ہوا۔ جو کورنگی کے ملحقہ واقع مسجد طیبہ میں ہوا۔ نوید صاحب نے سورۃ النساء کی آیات ۶۰ تا ۶۵ کا درس دیا۔ ان آیات میں جس طرح اطاعت رسول ؐ کی اہمیت بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ منافقین پر اطاعت رسول بہت بھاری گزرتی تھی۔ آج کے دور میں منکرین حدیث پر بھی اطاعت رسول اسی طرح سے گراں گزرتی ہے لہٰذا وہ احادیث مبارکہ سے پہلوتہی کر کے قرآن حکیم کی سہل پسند اور من چاہی تفسیر کرتے ہیں۔

درس قرآن کے بعد افتخار عالم صاحب نے شرکاء کو سورۃ الماعون اور سورۃ الکوثر کا مذاکرہ کرایا۔ تجوید کی غلطیوں کی اصلاح کی گئی اور ترجمہ یاد کرایا گیا۔

شرکاء نے نماز تہجد ادا کی اور بعض نے تلاوت کلام پاک کرتے ہوئے رات کا یہ حصہ گزارا۔ بعد نماز فجر عامر خان صاحب نے دو احادیث کا درس دیا جن کا موضوع تھا' تقویٰ اور اتباع سنت۔ بعد ازاں رفقاء کو نبی اکرم ﷺ کی وہ دعا یاد کرائی گئی جو آپ نماز تہجد کے وقت مانگا کرتے تھے۔

صبح دس بجے تا نماز ظہر رفقاء نے گروپس کی صورت میں گھر گھر جا کر ہینڈ بلز تقسیم کئے۔ تقریباً ۵۰۰ ہینڈ بل تقسیم کئے گئے۔ شام پونے پانچ بجے تک گھر گھر جا کر درس قرآن میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ تقریباً ۱۰۰ گھروں میں یہ دعوت دی گئی۔ بعد نماز عصر رفیق تنظیم جناب نادر شاہ کے گھر درس قرآن ہوا۔ نوید احمد صاحب نے سورۂ اعراف کی آیات ۱۶۳ تا ۱۶۶ کا درس دیا۔ ان آیات میں واقعۂ سبت کے حوالے سے نہی عن المنکر کے فریضہ کی اہمیت واضح کی گئی۔

(رپورٹ : عمران لطیف)

انتقال پُر ملال

حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کے ناظم مالیات یوسف بٹ صاحب کی والدہ محترمہ کا ۹ جون ۹۹ء کو گوجرانوالہ میں انتقال ہو گیا ہے۔ قارئین سے مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللّٰھم اغفر لھا وارحمھا وادخلھا فی رحمتک وحاسبھا حسابا یسیرا آمین

تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے' ترا آئینہ ہے وہ آئینہ
جو شکستہ تر ہو تو عزیز تر ہے نگاہ آئینہ ساز میں

حلقہ پنجاب وسطی کی سہ ماہی تنظیمی و دعوتی سرگرمیاں

حلقہ پنجاب وسطی (جھنگ) ایک نوزائیدہ حلقہ ہے جس کی تشکیل کے وقت (ستمبر ۹۸ء) صرف ۱۳ رفقاء تھے اور حلقہ کے تحت ایک اسرہ تھا۔ بحمد اللہ حلقہ میں کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ ایک نیا اسرہ تشکیل پا کر کام کر رہا ہے جبکہ نئے رفقاء میں بھی مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور ایک وسیع حلقہ تک تسلسل سے بات پہنچائی جا رہی ہے جس کے مثبت نتائج ظاہر ہوں گے۔ (ان شاء اللہ)

اس رپورٹ میں حالیہ سہ ماہی کے دوران تنظیمی اور دعوتی سرگرمیوں کا ایک جائزہ پیش کیا جا رہا ہے تاکہ قارئین کو نوزائیدہ حلقہ کی سرگرمیوں کے بارے میں مجموعی صورتحال کا اندازہ ہو سکے۔

مارچ' اپریل' مئی ۹۹ء کے دوران حلقہ پنجاب وسطی میں تنظیمی دعوتی سرگرمیوں کا مختصر تذکرہ حسب ذیل ہے۔

تنظیمی اجتماع: حلقہ میں موجود دو اسروں اسرہ ٹوبہ اور اسرہ جھنگ کے تنظیمی اجتماع باقاعدگی سے منعقد ہوئے ان میں درس قرآن' مطالعہ حدیث و سیرت صحابہؓ اور مطالعہ لٹریچر کے پروگرام ہوئے۔ حاضری کی لحاظ سے بھی یہ اجتماعات نہایت کامیاب رہے۔

دعوتی اجتماع: اسروں کے تحت ماہانہ دعوتی اجتماع بھی ہوئے اسرہ ٹوبہ میں یہ اجتماعات خطاب جمعہ' درس قرآن اور خصوصی خطاب کی شکل میں ہوئے۔ خطاب جمعہ میں احباب کی حاضری ۲۰۰ افراد' درس قرآن میں ۲۵ احباب شریک تھے۔ "قرآن حکیم اور انسانیت کا مستقبل" کے خصوصی موضوع پر ٹوبہ میں خطاب ہوا۔ حاضری ۳۵ افراد کی تھی۔ اس کے لئے دعوت نامے تقسیم ہوئے اور رفقاء نے انفرادی رابطہ بھی کیا۔ ناظم حلقہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی اور قرآن آخری کتاب ہے لہٰذا انسانیت کا مستقبل آپؐ کی تعلیمات اور قرآن مجید سے منسلک ہے۔ تنظیم کی دعوت کو لوگوں کے سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قرآن مجید کو عام کرنا اور قرب قیامت میں قرن اول کی طرح اسلام کا عادلانہ نظام قائم کرنا ہماری دینی ذمہ داری ہے جس کی ادائیگی کے لئے تنظیم اسلامی کوشاں ہے۔ اسرہ جھنگ کا دعوتی اجتماع ماہانہ درس قرآن کی شکل میں ہوتا ہے جس میں تقریباً ۲۰ افراد شریک ہوتے ہیں۔

خطابات جمعہ: گذشتہ سہ ماہی میں تنظیم کے رفقاء نے ۴/ خطبات جمعہ دیئے جس میں تنظیم ہی کی بنیادی فکر یعنی فرائض دینی کا جامع تصور' اقامت دین اور نظام خلافت کے قیام کی جدوجہد کی ضرورت و اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔ ناظم حلقہ کے علاوہ یہ خطبات پروفیسر خلیل الرحمٰن نقیب اسرہ ٹوبہ و پرنسپل ڈگری گورنمنٹ کالج ٹوبہ نے دیئے۔

عربی کلاسیں: فروری ۹۹ء سے دو مقامات پر عربی کلاسیں جاری رہیں جو مئی میں اختتام پذیر ہوئیں۔ ایک کلاس مسجد خواجہ عبید اللہ صاحب محلہ سلطان والہ جھنگ صدر میں بعد نماز عشاء منعقد ہوتی جس میں احباب کی اوسط حاضری ۱۵ رہی۔ اس کلاس میں عربی گرامر کی تعلیم کے ساتھ ماہ مئی میں دو پاروں کو گرامر کے ساتھ پڑھایا گیا۔

دوسری کلاس وکلاء حضرات کے لئے ضلع کچہری جھنگ کے بار روم میں جاری رہی۔ اوسط حاضری ۱۲ سے ۱۵ افراد تک رہی۔ نئی کلاس ستمبر ۹۹ء میں شروع ہوگی۔

قرآن مجید کا سلسلہ وار درس قرآن: جھنگ میں مسجد خواجہ عبید اللہ صاحب میں گذشتہ کئی ماہ سے پندرہ روزہ درس قرآن کا سلسلہ جاری ہے جس کی حاضری بحمد اللہ بڑھ رہی ہے اس درس میں دور و نزدیک سے حضرات تشریف لاتے ہیں۔ اس دفعہ سورۃ بقرہ کے آخری دو رکوعوں کا مطالعہ پیش نظر ہے۔

ناظم حلقہ امیر محترم کی ہدایت پر ہر ماہ کے پہلے سوموار کو سکھر جاتے ہیں جہاں جناب غلام محمد سومرو امیر تنظیم سکھر کے تعاون سے مقامی ضلع کونسل ہال میں ماہانہ درس قرآن ہوتا ہے۔ جہاں سورۃ مائدہ زیر درس ہے۔ حاضری ۱۰۰ سے ۱۲۰ افراد تک ہوتی ہے۔ اس پروگرام کے لئے تنظیم اسلامی سکھر کے رفقاء خصوصی محنت کرتے ہیں۔

منتخب نصاب کا درس: جھنگ صدر کی مسجد بلال میں منتخب نصاب کا ہفتہ وار درس شروع کیا گیا ہے۔ ان دنوں ایمان کے مباحث زیر مطالعہ ہیں۔ حاضری تقریباً ۳۰۔ ۳۵ افراد ہوتی ہے۔

متفرق خطابات اور دروس قرآن: جھنگ' ٹوبہ اور لیہ میں مختلف مقامات پر متفرق دروس قرآن اور خطابات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ناظم حلقہ ہر ماہ ۳ دن کے لئے ٹوبہ جاتے ہیں جہاں مختلف نوعیت کے پروگرام 'ملاقاتیں' رابطے اور خطابات ہوتے ہیں۔ ہر ماہ ایک دن کیلئے لیہ میں پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔

خصوصی خطابات: حالیہ سہ ماہی میں تین اہم پروگرام ہوئے۔

i) گورنمنٹ کالج ٹوبہ کے سٹاف سے اسلام کے نظام عدل اجتماعی کے موضوع پر ایک گھنٹہ خطاب ہوا جس میں ۵۰ سے زائد پروفیسرز اور لیکچرار حضرات نے شرکت کی۔ بعد ازاں سوال و جواب کی نشست بھی ہوئی۔

ii) گورنمنٹ غوثیہ کالج پیر محل میں مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق کے عنوان پر کالج سٹاف سے خطاب کا موقع ملا۔ ناظم حلقہ نے ایک گھنٹہ کے خطاب میں مدلل طور پر موضوع پر روشنی ڈالی اور معزز سامعین کو قرآن مجید کے تعلم و تعلیم کے کام میں شریک ہونے کی دعوت دی۔ اس موضوع پر کتابچہ بھی تقسیم کیا گیا پرنسپل صاحب نے صدارتی گفتگو میں موضوع کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے سب کو اس مقصد کے لئے اپنی صلاحیتیں لگانے پر زور دیا۔

iii) المدنی لائبریری ٹوبہ سے متصل ایک جگہ پر جس کے لئے دعوت نامے تقسیم کئے گئے تھے۔ ناظم حلقہ نے "قرآن حکیم اور انسانیت کا مستقبل" کے عنوان سے ایک گھنٹہ خطاب کیا اور نظام خلافت کے عالمی غلبہ کے لئے سیرت النبیؐ کی روشنی میں جدوجہد کی ضرورت و اہمیت پر زور دیا۔

چار روزہ دینی تربیت گاہ: ماہِ اپریل میں مسجد خواجہ عبید اللہ صاحب میں چار روزہ دینی تربیت گاہ کا اہتمام کیا گیا جس کے لئے ہینڈ بل اور دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ مختلف مساجد کی دیواروں پر لگانے کے لئے ذرا بڑے سائز کے فوٹو کاپی کاغذ تیار کئے گئے۔

اس چار روزہ پروگرام میں اوسطاً ۳۰ سے ۱۳۵ افراد نے شرکت کی۔ یہ پروگرام روزانہ دو نشستوں پر مشتمل ہوتا۔ نماز عصر اور بعد نماز مغرب مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق' نیکی کا حقیقی تصور' سیرت النبیؐ کا انقلابی پہلو جیسے موضوعات پر خطابات ہوئے۔

تعطیلات گرما میں ۲۵ روزہ تربیت گاہ کا انعقاد: موسم گرما کی تعطیلات میں ۲۵ روزہ تربیت گاہ کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کے لئے مناسب جگہ کے حصول لوگوں سے رابطے اور دعوت نامے تقسیم کئے گئے ہیں۔ تربیت گاہ کے انتظامات کو آخری شکل دی جا رہی ہے۔ تربیت گاہ میں قرآن مجید کا منتخب نصاب' منتخب احادیث' تاریخ انبیاء' تاریخ اسلام' علامہ اقبال کا کلام اور بنیادی عربی گرامر جیسے مضامین پڑھائے جائیں گے۔

رپورٹ: مختار حسین فاروقی

اسرہ بی بیوڑ کی دعوتی سرگرمیاں

اسرہ بی بیوڑ کے رفقاء نے گندیگار کے علاقے میں کچھ دعوتی پروگرام ترتیب دیئے۔ چنانچہ بعد نماز عصر جناب عالم زیب نے ایک مسجد میں "فرائض دینی کے جامع تصور" پر خطاب کیا۔ جب کہ دوسری مسجد میں راقم نے بھی بعد از نماز عصر اسی موضوع پر گفتگو کی۔ احباب کی مناسب تعداد ان دعوتی پروگراموں میں شریک ہوئی۔

علاوہ ازیں راقم نے لوہار آباد کی مسجد بی بیوڑ میں بعد از نماز مغرب "عظمت قرآن" پر درس دیا۔ جس میں ۲۰ افراد نے شرکت کی۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد بی بیوڑ میں "عظمت قرآن" پر حسین احمد کا درس قرآن ہوا۔

متبدی اور ملتزم رفقاء کے لئے دیئے گئے اہداف کے سلسلے میں اسرہ بی بیوڑ کے رفقاء حسین احمد' عالم زیب' نیک محمد' گل داؤد' روزی خان اور راقم نے عالم زیب کی رہائش گاہ پر ۱۳ مئی بعد از نماز ظہر ایک دعوتی پروگرام منعقد کیا جس میں ۶ احباب نے شرکت کی۔ راقم نے تنظیم اسلامی کا تعارف اور دین و مذہب کے فرق پر گفتگو کی۔ جبکہ حسین احمد نے "حقیقت نیکی" پر درس قرآن دیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ احباب میں سے حیات اللہ اور معاون تنظیم اسلامی اعجاز احمد نے بیعت فارم پر کر کے تنظیم اسلامی میں شمولیت اختیار کر لی۔ (رپورٹ: ممتاز بخت)

تنظیم اسلامی ملتان شہر کے زیر اہتمام سہ ماہی دعوتی اجتماع

تنظیم اسلامی ملتان شہر کے زیر اہتمام ۳۰ مئی ۹۹ء بروز اتوار بعد نماز مغرب قرآن اکیڈمی میں سہ ماہی دعوتی اجتماع کا انعقاد بسلسلہ سالانہ ہدف منعقد ہوا۔ جس کا اصل مقصد لوگوں کو تنظیم اسلامی کے مقاصد سے آگاہ کرنا تھا تاکہ لوگ دنیا و آخرت کی کامیابیوں سے ہم کنار ہو سکیں۔ رفقاء نے ۲۵۰ دعوت نامے تقسیم کئے جس کے نتیجے میں تقریباً ۱۲۵ افراد شریک پروگرام ہوئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ امیر جعفر صاحب نے تلاوت کلام پاک کی سعادت حاصل کی۔ ناظم حلقہ جناب سعید اظہر عاصم نے سورۃ الذاریات کی آیت کے حوالے سے گفتگو میں انسان کا مقصد تخلیق واضح کرتے ہوئے کہا کہ ہر انسان پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اختیار کرے کیونکہ کامل دین کی اطاعت ہی بندگی ہے۔ ہر شخص پہلے اپنی انفرادی زندگی میں دین پر عمل پیرا ہو، دوسری ذمہ داری اللہ کے دین کو دوسروں تک پہنچانا ہے۔ خطبہ حجتہ الوداع میں رسول اللہ ﷺ نے سوا لاکھ صحابہ کرام تک نہ صرف دین پہنچایا بلکہ آپ نے گواہی بھی لے لی۔ ناظم حلقہ نے کہا کہ موجودہ دور میں کوئی بھی مسلمان مکمل طور پر مسلمان نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آج دنیا میں اللہ کا نظام قائم نہیں ہے۔ اگرچہ آج دنیا میں ہر پانچواں شخص مسلمان ہے اور ۵۰ سے زائد آزاد مسلمان ممالک ہیں لیکن عالمی سطح پر مسلمان ذلیل و رسوا ہیں۔ آخر کیوں؟

تیسری ذمہ داری کو واضح کرتے ہوئے انہوں نے سورۃ الحدید کے حوالے سے کہا کہ دنیا میں انبیاء و رسل بھیجنے کا اصل مقصد عدل و انصاف کا قیام ہے۔ آج دنیا میں ظلم ہے، ناانصافی ہے۔ وڈیرہ شاہی اور سرمایہ دار عوام کے حقوق کا استحصال کر رہے ہیں۔ جاگیردار، سیاستدان، بیوروکریسی، سرمایہ دار آج غریب عوام کے خون پسینے کی کمائی پر عیاشیاں کر رہے ہیں۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ دین اسلام کو واضح کیا جائے اور جو لوگ نظریہ توحید کو قبول کر لیں ان کو منظم کیا جائے۔ انہیں تربیت کے مراحل سے گزار کر صبر محض پر عمل کرتے ہوئے باطل کے خلاف ٹکرایا جائے لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ لوگوں کی معتدبہ تعداد اس انقلابی تحریک کی ریڑھ کی ہڈی ہو۔

اس انقلابی تحریک کو تیار کرنے کے لئے ہم تنظیم اسلامی کے پلیٹ فارم سے مسلسل محنت کر رہے ہیں۔ آپ میں سے جو حضرات ہمارے دست و بازو بننا چاہیں وہ غور کریں۔ دل گواہی دے تو ہمارے ساتھ مل کر کام کریں۔ بعد ازاں شرکاء میں معاونین تنظیم اسلامی کے فارم تقسیم کئے گئے۔ نماز عشاء پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

(رپورٹ : شہباز نور)

لاہور جنوبی کا چھ روزہ تفہیم دین کورس

تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کے زیر اہتمام مہران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن میں ۱۰ تا ۱۶ مئی ۹۹ء روزانہ بعد نماز مغرب تا عشاء چھ روزہ تفہیم دین کورس منعقد ہوا جس میں نوجوان طلبہ کی شرکت نمایاں تھی۔ شرکا کی تعداد کل ۲۰ تھی۔ اس کورس میں روزانہ تین پیریڈ ہوتے رہے۔ پہلا پیریڈ تصحیح تلاوت، نماز مع ترجمہ کا تھا جسے اتفاق احمد نقیب اُسرہ کینال ویو نے کنڈکٹ کیا۔ "قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں" کا پیریڈ محمد افضل چوہدری نقیب اُسرہ ملتان روڈ کی ذمہ داری تھا۔ تیسرا پیریڈ مسائل غسل، وضو اور نماز کے مسائل پر مشتمل تھا جسے فیاض اختر میاں نے کنڈکٹ کیا۔ مزید برآں "مذہب اور دین میں فرق" معاشرتی معاملات قرآن حکیم کی روشنی میں" کے موضوع پر لیکچرز بالترتیب فیاض اختر میاں صاحب اور چوہدری افضل صاحب نے دیئے۔ آخری دن احباب سے کورس سے متعلق سوالات کئے گئے۔

امیر لاہور جنوبی جناب فیاض حکیم نے "ہماری دینی ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب کیا اور شرکاءِ کورس میں کتابیں تقسیم کیں۔ تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کا اس قسم کے کورس کا یہ پہلا تجربہ تھا۔ الحمدللہ اس سے اہل علاقہ اور رفقاء نے بھرپور استفادہ کیا۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں اس طرح کے مزید کورس منعقد کئے جائیں گے۔ اس کورس کے ناظم محمد افضل چوہدری صاحب تھے۔ انہوں نے بھرپور محنت سے پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ ان کی معاونت اخلاق احمد فاروقی نے کی جو روزانہ خوبصورت چارٹ لکھ کر لاتے اور احباب کے ساتھ خود بھی شریک ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی محنتوں کو قبول فرمائے۔

(رپورٹ : غازی محمد وقاص)

ضرورت رشتہ

دینی گھرانے سے تعلق، شرعی پردے کی حامل ۲۴ سالہ دوشیزہ، تعلیم ایم اے جز لازم (پارٹ ۱)، مستقل رہائش لاہور کے لئے تعلیم یافتہ برسر روزگار رشتہ درکار ہے۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں، تنظیمی رفیق کو ترجیح دی جائے گی۔

رابطہ : سردار اعوان 36۔ کے ماڈل ٹاؤن لاہور

KHALID TRADERS

IMPORTERS – INDENTORS – STOCKISTS & SUPPLIERS OF WIDE VARIETY OF BEARINGS, FROM SUPER – SMALL TO SUPER – LARGE

AUTHORIZED AGENTS NTN BEARINGS

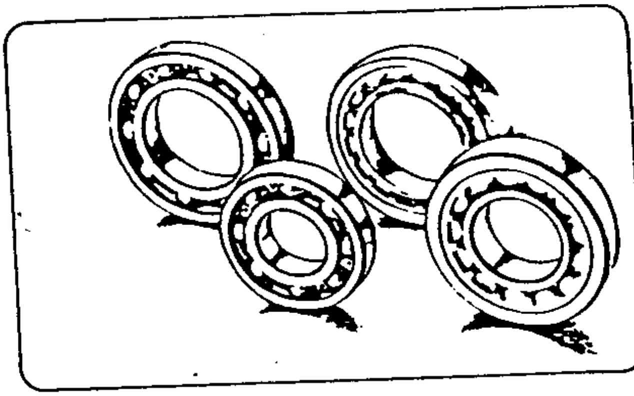

PLEASE CONTACT

TEL : 7732952-7735883-7730593
G.P.O. BOX NO. 1178, OPP KMC WORKSHOP
NISHTER ROAD, KARACHI-74200 (PAKISTAN)
TELEX : 24824 TARIQ PK CABLE : DIMAND BALL FAX : 7734776

FOR AUTOMOTIVE BEARINGS : Sind Bearing Agency 64 A-65, Manzoor Square Noman St. Plaza Quarters Karachi-74400 (Pakistan)
Tel : 7723358-7721172

LAHORE : (Opening Shortly) — Amin Arcade 42, Brandreth Road, Lahore-54000 Ph : 54169

GUJRANWALA : — 1-Haider Shopping Centre, Circular Road, Gujranwala Tel : 41790-210607

WE MOVE FAST TO KEEP YOU MOVING

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد 8' شمارہ 23
سالانہ زرِ تعاون ۔ /175 روپے

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ' لاہور
مقامِ اشاعت: 36۔کے' ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 5869501-03

معاونینِ برائے تحریر:
○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
○ سردار اعوان ○ فرقان دانش خان
نگرانِ طباعت: شیخ رحیم الدین

ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کا جلسۂ تقسیم اسناد

۲۸ مئی بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب قرآن آڈیٹوریم میں ایک سالہ رجوع الی القرآن کا جلسۂ تقسیم اسناد منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب حافظ عاکف سعید نے سرانجام دیئے۔ کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوتؐ کی سعادت حافظ عبداللہ محمود نے حاصل کی۔ سب سے پہلے محترم ڈاکٹر صاحب نے صدارتی کلمات ارشاد فرمائے۔

<u>محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا خطاب :</u>

ہمارے اندر ایک اصل شے ہے جس کا نام روح ربانی ہے۔ جب آدمؑ میں روح پھونکی گئی تو فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ روح دراصل ایک نور ہے جو اپنا ظہور چاہتی ہے۔ لیکن اسے مادی غلافوں میں بند کر دیا گیا۔ روح میں ایمان dormant شکل میں موجود ہے جسے قرآن بیدار کرتا ہے۔ اس کے لئے اتنی عربی آنی چاہئے کہ قرآن پڑھتے وقت اس کو ڈائریکٹ سمجھا جائے۔ روح بھی نور ہے اور قرآن بھی نور ہے۔ ان دو نوروں کے جمع ہونے سے حقیقی یا شعوری ایمان پیدا ہوتا ہے جو نورٌ علیٰ نور ہے۔

جب زرخیز زمین پر بارش ہوتی ہے تو اس میں سبزہ آتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح جب انسان قرآن پڑھتا ہے تو اس کے اندر سے آواز آتی ہے کہ یہ حق ہے۔ اور اس کے سارے شکوک و شبہات دور ہوتے چلے جاتے ہیں۔

۲۵ سال پہلے میں قرآن کے دروس دیتا تھا۔ جب یہ قرآن کالج اور اکیڈمی بھی نہیں تھے۔ چنانچہ آج اگر تنظیم اسلامی کو درخت سے تشبیہہ دی جائے تو اس کی جڑ قرآن ہے۔ اسی لئے ہم نے ایک سالہ کورس مرتب کیا ہے تاکہ اتنی عربی سکھائی جائے کہ رفقاء و احباب قرآن خود سمجھ سکیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے میری تیسری نسل تک یہ بات پہنچ چکی ہے۔ میری نواسی نے میٹرک کے بعد یہ کورس کیا اور مردوں' عورتوں میں مجموعی طور پر پہلی پوزیشن حاصل کی۔

میری خواہش ہے کہ اس سال لاہور سے زیادہ سے زیادہ لوگ اس کورس میں شرکت کریں۔ کیونکہ اس مرتبہ لاہور کی تنظیم سے ہمیں صرف دو آدمی ملے تھے جبکہ لوگ امریکہ' شکاگو سے آکر کورس کر رہے ہیں۔

جناب حافظ عاکف سعید نے ایک سالہ کورس کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ ایک سالہ کورس کی مدت کم کر کے ۹ ماہ کر دی گئی ہے۔ شدید گرمی کے تین ماہ جون' جولائی اور اگست نکال دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کا مقصد یہ ہے کہ قرآن پڑھتے ہوئے اس کا ترجمہ براہ راست سمجھ آ جائے۔ پہلے سمسٹر میں عربی گرامر کے ساتھ مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب' عربک ریڈر کی دو کتابیں' اور تجوید و قراءت پر توجہ دی جاتی ہے جبکہ دوسرے سمسٹر میں ترجمہ و ترکیب قرآن' اصول فقہ کا تعارف' اصول حدیث اور مطالعہ حدیث میں مشکوٰۃ کے دو ابواب کتاب العلم اور کتاب الرقاق شامل ہیں۔

اس سال دوسرے سمسٹر میں فکر اسلامی اور فکر جدید کا مضمون بھی شامل کیا گیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اب تک انسان نے فلسفے میں جو ٹامک ٹوئیاں ماری ہیں اس کی تاریخ' یونانی فلاسفروں کا تعارف' ان کا فکر' اس کے علاوہ مسلم فلاسفر یعنی فارابی' ابن رشد' بو علی سینا اور فکر جدید کے فلاسفر علامہ اقبال کے نظریات کا تعارف کرایا جائے۔ اس مرتبہ کورس کے آغاز میں مرد شرکاء ۱۸ تھے تاہم ۱۴ نے یہ کورس مکمل کیا۔ امریکہ سے تشریف لانے والے ایک رفیق جناب عمران این حسین اس کورس کا پہلا سمسٹر مکمل کر کے واپس جا چکے ہیں جبکہ دوسرے سمسٹر میں ان کی جگہ فرقان دانش نے شمولیت کی ہے جنہوں نے پہلا سمسٹر پچھلے سال مکمل کیا تھا۔ خواتین میں ۱۱ مستورات نے آغاز کیا اور ۷ نے تکمیل کی۔ اس کے بعد شرکائے کورس کو اظہار خیال کی دعوت دی گئی۔

احمد فاروق نے کہا کہ لوگ کینیڈا سے آکر کورس کر سکتے ہیں تو میں نے سوچا کہ ہم لاہور میں ہوتے ہوئے اس سے فائدہ نہ اٹھائیں تو یہ ہماری بدقسمتی ہوگی۔

عبداللہ محمود نے کہا کہ جس دن میرے بی ایس سی انجینئرنگ کا Final Viva تھا تو میرے کزن رشید ارشد صاحب نے مجھے یاد دلایا کہ تمہیں یہ کورس کرنا چاہئے۔ جہاں تک کورس کا تعلق ہے تو میرا خیال ہے کہ اس کا تعلق ہماری آگے کی زندگی سے ہے کہ ہم اس کورس کی مدد سے دین کی خدمت کر سکیں۔

امریکہ سے تشریف لانے والے نوجوان اسد رحمٰن نے انگریزی زبان میں اظہار خیال کیا اور کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ کورس کرنے کی توفیق دی۔

جناب نثار احمد صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ پچھلا سال میرے لئے بہت یادگار تھا کیونکہ اس سال جب مجھے احساس ہوا کہ میری عمر ۷۰ سال ہو گئی ہے اور میں نے قرآن کے ساتھ اس کی زبان میں کوئی رشتہ قائم نہیں کیا تو میں نے ایک سالہ کورس میں داخلہ لے لیا۔

آزاد کشمیر سے تعلق رکھنے والے نوجوان طاہر سلیم مغل نے کہا قرآن مجید کو قرآن ہی کی زبان میں سمجھنے کی شدید خواہش ہی مجھے یہاں کھینچ لائی۔ اس سے پہلے میں اپنی شعوری کوشش کے باوجود قرآن کو سمجھنے کیلئے اپنا معمول نہ بنا سکا۔ میں سوچتا تھا کہ قرآن مجھے خود اپنی طرف کیوں نہیں کھینچ لیتا۔ میں اسی ادھیڑ بن میں تھا تو مجھے یہ بات سمجھ آئی کہ یہ قرآن نہیں اس کا ترجمہ ہے۔ آج جب میں یہ کورس مکمل کر چکا ہوں تو میں یہ بات برملا کہہ سکتا ہوں کہ قرآن فہمی کی طرف میرا پہلا قدم ہے۔

ہاشم رضا خان نے اس کورس میں شمولیت کی وجوہات بتاتے ہوئے کہا کہ امریکہ میں میرے والد صاحب محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے کیسٹ سنتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ ان کی زندگی میں تبدیلی آنا شروع ہو گئی ہے۔ چنانچہ میں نے بھی ان سے کیسٹ لے کر سننا شروع کئے۔ یوں میرے دل میں بھی قرآن کی تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا اور میں نے بہت سی مصروفیات اور رکاوٹوں کے باوجود اس کورس میں شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے دوسرے تعلیمی اداروں کی حالت مجھے یہاں آنے سے روک رہی تھی لیکن جب میں یہاں آیا تو ایسا لگا جیسے امریکہ کے کسی سٹینڈرڈ ادارے میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔

نوشہرہ کے قاضی فضل حکیم نے کہا کہ ایک سالہ کورس کا تعارف پچھلے سال کراچی میں دورۂ ترجمۂ قرآن کے دوران کراچی میں ہوا اور میں یہاں آ گیا۔ انہوں نے کہا کہ تنظیم اسلامی کے رفقاء' اہل لاہور' دیگر احباب' فارغ التحصیل طلباء کے لئے کیا ابھی یہ وقت نہیں آیا کہ وہ دین کے لئے اپنا وقت فارغ کریں؟

آذر بختیار خلجی نے ایک سالہ کورس میں داخلے کا اپنا مقصد بتاتے ہوئے کہا کہ میری خواہش تھی کہ میں قرآن کو از خود سمجھ سکوں۔ آج جب میں کورس مکمل کر چکا ہوں تو الحمد للہ میں اس سطح پر ہوں کہ قرآن کے کسی بھی حصے کو لغت کی مدد سے سمجھ سکتا ہوں اور اللہ کے فضل سے امید ہے جلد ہی براہ راست بھی سمجھنے لگوں گا۔

مہان مرزا جنہوں نے پچھلے سال یہ کورس کیا' نے بتایا کہ امریکہ میں جب فرائض دینی کا جامع تصور میرے سامنے آیا تو میں نے فوراً بیعت کر لی۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ میں جس طرح اسلام کی معرکہ آراء دعوت پھیل رہی ہے اور لوگ وہاں دعوت کو قبول کر رہے ہیں' کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ اہل پاکستان کی ناقدری کے باعث دین کا کام امریکہ کے لوگوں کے حوالے کر دے۔ اس کے بعد ایک سالہ کورس کے طلبہ میں اسناد تقسیم کی گئیں۔ جن کے نام یہ ہیں :

① آذر بختیار خلجی ② قاضی فضل حکیم ③ امان اللہ ④ ہاشم رضا خان ⑤ طاہر سلیم مغل ⑥ میر مجیب الحسن ⑦ حافظ محمد جاوید نواز ⑧ فرقان دانش خان ⑨ چوہدری منظور حسین ⑩ محمد عباس ⑪ انجینئر حافظ عبداللہ محمود ⑫ انجینئر احمد فاروق ⑬ اسد رحمٰن ⑭ نثار احمد چوہدری

دعا پر اس تقریب کا اختتام ہوا۔

(رپورٹ : ذیشان دانش خان)